سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2017

منگل،7۔مارچ2017

(یوم الثلاثہ،7۔جمادی الثانی1438ھ)

سولہویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27:شمارہ 2

63

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ7۔مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودات قانون)

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion And Regulation) (Amendment) Bill 2017.

MRS GULNAZ SHAHZADI:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.
MRS GULNAZ SHAHZADI:	to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

2. The Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.
MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO:	to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

64

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 7۔فروری2017کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد)

جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ قومی شناختی کارڈ کا حصول ہر شہری کا بنیادی حق ہے مگر شناختی کارڈ کے حصول میں دیگر مشکلات کے ساتھ ساتھ اس ادارے کی کسی غلطی کا خمیازہ بھی عوام کو ہی بھگتنا پڑتا ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد عدالتوں میں دھکے کھا رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا کو پابند کیا جائے کہ اگر شناختی کارڈ میں غلطی کا ذمہ دار نادرا ہو تو اس کو وہ خود ہی درست کریں تاکہ عوام کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور شہر میں بہاول وکٹوریہ ہسپتال اور میڈیکل سٹورز مارکیٹ کے درمیان ٹریفک کے زبردست دباؤ کو کم کرنے کے لئے فلائی اوور تعمیر کیا جائے یا ٹریفک انڈر پاس تعمیر کر دیا جائے۔

2۔ محترمہ تمکین اختر نیازی: اس ایوان کی رائے ہے کہ روات کے انڈسٹریل ایریا سمیت پوٹھوہار کے پس ماندہ علاقہ جات کی ترقی اور خوشحالی کی خاطر انہیں سی پیک (CPEC) میں شامل کیا جائے۔

3۔ جناب احمد خان بھچر: ہائی کورٹ سے پابندی کے باوجود صوبہ بھر میں میڈیکل سٹورز پر جانوروں میں دودھ بڑھانے والے انجکشن کی کھلے عام فروخت جاری ہے۔ان ٹیکوں کے استعمال سے خطرناک بیماریاں پھیل رہی ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ یہ انجکشن فروخت کرنے والے میڈیکل سٹورز کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

4۔ بیگم خولہ امجد: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر میں کوڑا کرکٹ سے بجلی پیدا کرنے کے پلانٹ لگائے جائیں تاکہ آلودگی میں کمی کے ساتھ ساتھ توانائی کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

5۔ محترمہ گلناز شہزادی: اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کالجز کی مانیٹرنگ کے لئے مرد اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے ساتھ خاتون اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھی تعینات کی جائے تاکہ ان کالجز کی کارکردگی کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

65

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

منگل، 7-مارچ2017

(یوم الثلاثۃ، 7- جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر30منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ
الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ
تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ
وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿۳۱﴾
نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ ﴿۳۲﴾

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات30تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ(30) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہوگی)(31) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے((32)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رُسل
سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
جس کے تلووں کا دھون ہے آبِ حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2532 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن لائبریری میں شارٹ کورسز کی بندش و دیگر تفصیلات

*2532: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چلڈرن لائبریری لاہور میں شارٹ کورسز کروائے جاتے تھے مگر بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر بند کر دیئے گئے کیوں؟

(ب) چلڈرن لائبریری میں کل کتنی کتب ہیں نیز ان کتب میں کون کون سے موضوعات کی کتابیں رکھی گئی ہیں؟

(ج) چلڈرن لائبریری میں موجود لائبریرین کتنے گریڈ کی ہے، اس کو کب بھرتی کیا گیا اور اس کی ماہانہ تنخواہ کیا ہے اور دیگر دی جانے والی سہولیات کی تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) چلڈرن لائبریری میں کل کتنے بڑے اور کتنے چھوٹے درخت موجود ہیں نیز ان درختوں کی دیکھ بھال کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؟

(ہ) چلڈرن لائبریری لاہور میں بنایا جانے والا گورنمنٹ سکول کل کتنے کمروں پر مشتمل ہے نیز ان کمروں کو کس کس کلاس رومز، پرنسپل روم اور سٹاف روم میں مختص کیا گیا ہے اور اس سکول میں کون کون سی کلاسز لی جاتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) چلڈرن لائبریری لاہور میں تمام شارٹ کورسز باقاعدگی اور تواتر سے ہو رہے ہیں۔ صرف جن دنوں ڈینگی کی وباء پھیلی تھی تو شام کے کورسز عارضی طور پر بند کئے گئے تھے۔

(ب) بچوں سے متعلق تمام موضوعات پر کتب موجود ہیں۔(انسائیکلو پیڈیاز) ریفرنس بکس (ڈکشنریز، جنرل نالج) معلومات عامہ، فکشن (Easy reader) آرٹس، سپورٹس، سائنس اسی طرح کے بہت سے موضوعات کی کتب اردو اور انگریزی زبان میں موجود ہیں۔ رجسٹر کے اندراج کے مطابق اس وقت تک لائبریری میں کتب کی تعداد 23000 ہے۔

(ج) چلڈرن لائبریری لاہور میں لائبریرین کی پوسٹ گریڈ 17 کی ہے مورخہ 14-02-1993 میں بھرتی کئے گئے لائبریرین کا دوران ملازمت 08-08-2014 کو انتقال کے باعث یہ پوسٹ تاحال خالی ہے۔ ان کی ماہانہ بنیادی تنخواہ۔/40000 روپے تھی اور لائبریرین کو تنخواہ کے علاوہ کوئی دیگر سہولت میسر نہ ہے۔ اب لائبریری کی دیکھ بھال اسسٹنٹ لائبریرین کے سپرد ہے جو گریڈ 17 کے ہیں۔

(د) چلڈرن لائبریری لاہور میں 114 بڑے اور 76 چھوٹے درخت موجود ہیں جن کی دیکھ بھال ایک ہیڈ مالی اور چار مالیوں کو سونپی گئی ہے۔

(ہ) چلڈرن لائبریری لاہور میں قائم کردہ گورنمنٹ سکول تین منزلہ بلڈنگ پر مشتمل ہے جس میں کل 27 کمرے ہیں یہ کمرے چار لیبز: (کمپیوٹر، فزکس، بیالوجی، کیمسٹری) دو سٹاف روم، دو کلرک روم، ایک پرنسپل روم، ایک لائبریری اور بقیہ 17 کمرے نرسری تا میٹرک کی کلاسز کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں جو میں نے لائبریرین کی پوسٹ سے متعلق پوچھا تھا اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ لائبریرین 1993 میں بھرتی کی گئی تھی اور 2014 میں انتقال کے باعث یہ پوسٹ تاحال خالی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سیٹ ابھی تک پُر کیوں نہیں کی گئی نیز اسی جواب میں بتایا گیا ہے کہ گریڈ 17 کے جو اسسٹنٹ لائبریرین ہیں وہ یہ ڈیوٹی کر رہے ہیں جبکہ لائبریرین کی پوسٹ بھی گریڈ 17 کی ہے۔ اس پوسٹ کو ابھی تک کیوں نہیں پُر کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اسسٹنٹ لائبریرین کا بھی گریڈ 17 ہے اور لائبریرین کی سیٹ کو بھی گورنمنٹ جلد ہی پُر کردے گی۔ ویسے یہ چلڈرن لائبریری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے under نہیں آتی ہے لیکن ہم نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا تو اس پوسٹ کو جلد ہی پُر کردیا جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر یہ سکولز ایجوکیشن کے under نہیں ہے تو پھر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہی اس کا بہتر جواب دے سکتا ہے اور جو ایکشن لینا ہے وہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہی لے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو refer کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2880 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں بچوں کو تفریح فراہم کرنے کے لئے خرید کی گئی اشیاء ودیگر تفصیلات

*2880: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

چلڈرن لائبریری کمپلیکس لاہور میں سال 2011 کے دوران بچوں کو تفریح پہنچانے کے لئے کیا کیا چیزیں خریدی گئیں، خریدی گئی چیزوں کے الگ الگ نام، اشیاء کی قیمت اور یہ کہاں کہاں سے اور کتنے میں خریدی گئیں، الگ الگ تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

چلڈرن لائبریری کمپلیکس لاہور کو سال 2011 میں کوئی ڈویلپمنٹ گرانٹ نہیں ملی۔ نان ڈویلپمنٹ گرانٹ بجٹ 2011 کے اخراجات کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس سوال کو بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کردیں کیونکہ یہ بھی لائبریری سے متعلق ہی ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2919 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 68۔ر ب کلاں میں عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2919: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 68۔ر ب کلاں تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل کتنا سٹاف ہے، نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں اکثر اساتذہ سکول دیر سے آتے ہیں جس سے سکول کے سالانہ رزلٹ پر اثر پڑتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا کا سال 13-2012 آٹھویں جماعت اور میٹرک کا رزلٹ مایوس کن رہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ سکول کی انچارج صاحبہ اور دیر سے آنے والی ٹیچرز کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 68 ر۔ب کلاں میں کل سٹاف کی تعداد 19 ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ سکول کی عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق کافی ہے۔

(ج) مذکورہ سکول کی اساتذہ بروقت سکول آتی ہیں اور سکول کا سالانہ رزلٹ بھی حوصلہ افزاء ہے۔

(د) درست نہ ہے بلکہ مذکورہ سالوں کے دوران سکول کا رزلٹ حوصلہ افزاء ہے تفصیل درج ذیل ہے:

جماعت	2012	2013
کلاس ہشتم	89.18فیصد	100فیصد
میٹرک	88.33فیصد	68فیصد

(ہ) مذکورہ سکول کی انچارج صاحبہ کی کارکردگی تسلی بخش ہے اور تمام اساتذہ بروقت سکول آتی ہیں۔تاہم اگر اس حوالے سے کبھی کوئی شکایت موصول ہوئی تو ذمہ داران کے خلاف فوری حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے ضلع فیصل آباد کے سکول کے بارے میں سوال کیا تھااور ان سے یہ پوچھا تھا کہ کیامذکورہ سکول کی عمارت طالبات کی تعداد کے حساب سے کافی ہے اور دوسرا سوال پوچھا تھا کہ کیامذکورہ سکول کی انچارج صاحبہ سکول ٹائم پر آتی ہیں اوران کی حاضری پوری ہیں؟انہوں نے جواب میں لکھ دیاہے کہ سکول کی عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق کافی ہے اور سکول کی اساتذہ بھی بروقت سکول آتی ہیں۔یہ توصرف ایکstatement ہے۔ پچھلی دفعہ بھی میرے اس قسم کے سوالات تھے جس کا یہاں ایوان میںprove ہوا تھا کہ جواب غلط آئے ہیں اور پھر وہ سوال کمیٹی کو ریفر کیا گیا تھا۔ وہاں کمیٹی میں یہ بات بھی ہوئی تھی کہ جب یہ لوگ لکھتے ہیں کہ اساتذہ کی تعداد کافی ہے یا عمارت طالبات کے مطابق کافی ہے تو اس کے لئے کوئی ثبوت بھی دیں یعنی اساتذہ کی attendance sheets ساتھ لگائیں اور سکول کی عمارت کے اندر کتنے کمرے ہیں وہ بھی ساتھ بتائیں۔یہ کمیٹی میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس طرح کا جواب بالکل ناکافی ہوتا ہے کہ اساتذہ وقت پر آتے ہیں اوران کی حاضری پوری ہے۔ ہمارے پاس کیاثبوت ہے جبکہ یہ ریکارڈ پر موجود ہے کہ اس اسمبلی میں غلط جوابات آتے ہیں، یہ تو کوئی جواب نہ ہوا کہ سکول کی عمارت طالبات کے حساب سے کافی ہے، یہ کس طرح عمارت کافی ہے اور وہاں پر کتنے کمرے ہیں؟ میرا سوال ہے کہ طالبات کی تعداد کتنی ہے اوراس کے حساب سے کمرے کتنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اگر آپ یہ پوچھتیں تو وہ ضرور بتاتے۔اب آپ تعداد طالبات بھی پوچھ رہی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال کا جواب نامکمل ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ نے ان کی بات سن لی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ نامکمل جواب ہے اور جب تک اس کا صحیح جواب نہیں ہوگا، ویسے تو یہ 2013 میں سوال کیا گیا تھا اور اس کا جواب 2017 میں آرہا ہے۔ اگر یہ سوال کیا گیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ تو جب سوال کی باری آتی ہے تب ہی ایوان میں آتا ہے۔ ان کا تو اس میں قصور نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ اسی وجہ سے سوال کیا گیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ نے ان کی بات غور سے سن لی ہے؟ اس کا جواب دیجئے اگر آپ کے پاس جواب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جتنا محترمہ نے پوچھا تھا اس کے مطابق ان کو جواب دیا گیا ہے۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ کتنا سٹاف ہے اور ہم نے بتا دیا ہے کہ 19 کا سٹاف ہے اور annexure اس کے ساتھ ہے۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ سکول کی عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق ہے یا نہیں؟ وہ عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق ہی ہے تو ہم نے یہ لکھا ہے۔۔۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا ان کی ratio کے مطابق ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ان کی ratio یہی بنتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، floor ان کے پاس ہے وہ جواب دیں گی تو پھر اس کے بعد مزید پوچھنا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ اکثر اساتذہ سکول میں دیر سے آتے ہیں جس سے سکول کے سالانہ رزلٹ پر اثر پڑتا ہے۔ میں آپ کو بتاتی ہوں کہ اساتذہ میں سے چند ایک تھیں جس میں نادیہ انچارج تھی انہیں وارننگ دے دی گئی ہے۔ اس کے بعد وہ سکول بالکل ریگولر آرہی ہیں اور اساتذہ وقت پر آرہے ہیں۔ مزید یہ کہ اس بات کا رزلٹ پر کوئی اثر نہیں ہے کیونکہ لیٹ آتی ہوں گی ہو سکتا ہے کہ اسمبلی شروع ہونے سے پہلے آرہی ہیں یا بعد میں آرہی ہیں یا چلیں! جس طرح بھی تھیں انہیں وارننگ دے دی گئی تھی لیکن ان کے سکول کے رزلٹ بہت اچھے آرہے ہیں اور وہ اپنی کارکردگی ٹھیک ادا کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میری درخواست یہی ہے کہ ان جوابات کو زیادہ مکمل طور پر دیا جائے۔ اگر بتایا ہے کہ عمارت کافی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ یہ بھی بتادیا جائے کہ عمارت میں پندرہ یا چودہ کمرے ہیں جو کہ اتنے طالبات کے لئے کافی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے خود admit کیا ہے کہ وہاں پر ٹیچرز لیٹ آتی تھیں اور ان کو وارننگ دی گئی تھی جس کے بعد وہ بہتر ہوئیں۔ اس کو جواب میں mention کرنے میں کوئی حرج تو نہیں ہے کیونکہ جب یہ سوال 2013 میں دیا گیا تھا تو یہ complaint وہاں پر تھی۔ ان کو چاہئے تھا کہ جب ان سے سوال کیا گیا کہ ان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس سوال کے جواب میں یہ ہونا چاہئے تھا کہ جی، ہاں ان کو وارننگ دی گئی تھی جس کے بعد ان میں بہتری آ گئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح سے سوالوں کے مکمل جواب ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ اپنی طرف سے مکمل جواب دیتے ہیں۔ جی، جو وہ بات کر رہی ہیں آپ اس کا جواب بھی اچھے طریقے سے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! محترمہ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں۔ آئندہ ہم مکمل طور پر جواب دیں گے یعنی اگر یہ اساتذہ کا پوچھیں گی تو ان کے نام بھی دے دیں گے، وقت پوچھیں گی تو حاضری کی لسٹ بھی دے دیں گے جس طرح سے یہ satisfied ہوں لیکن یہ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ کارروائی اس وقت ہوتی ہے جب وارننگ کے باوجود بھی ٹیچرز نہ سنے تب جاکر کارروائی ان کے خلاف کی جاتی ہے۔ اب انہوں نے admit کر لیا ہے، کوئی وجہ ہو گی یا کوئی conveyance نہیں ملتی ہو گی یا گھر دور ہو گا یا ویسے بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ لیٹ ہوتی ہوں گی یا وہ اس کو اتنا ضروری نہیں سمجھتی ہوں گی۔ آپ نے نشاندہی کر دی ہے لہٰذا آئندہ ایسے کر دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، نشاندہی پر آپ ان کی شکر گزار ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! میں بہت زیادہ شکر گزار ہوں۔ ویسے بھی میں ان سے بڑی متاثر ہوں کیونکہ وہ بڑی تیاری کر کے آتی ہیں اور میں بھی آگے سے بڑی تیاری کر کے کھڑی ہوتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2920 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ سکول (بوائز) کو فنڈز کی فراہمی، استعمال و دیگر تفصیلات

*2920: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز باغبانپورہ لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے۔ کتنے رقبہ پر عمارت ہے اور کتنا رقبہ گراؤنڈ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے؟

(ب) مذکورہ سکول کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنا فنڈ کس کس مد میں دیا گیا اور کہاں کہاں خرچ کیا گیا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ سکول میں کل کتنا سٹاف ہے۔ نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(د) سکول ہذا میں موجود سٹاف میں کتنا سٹاف ایسا ہے جو عرصہ دس سال سے اسی سکول میں تعینات ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق کوئی ملازم عرصہ تین سال سے زیادہ ایک جگہ تعینات نہیں رہ سکتا ہے؟

(و) کیا حکومت ایسے ملازمین کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز کا کل رقبہ 42 کنال ہے جبکہ 23 کنال پر عمارت ہے۔ آٹھ کنال آٹھ مرلہ گراؤنڈ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ سکول کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل جتنا فنڈ جس جس مد میں دیا گیا۔ سال وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکول ہذا میں کل 103 کا سٹاف موجود ہے۔ لسٹ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سکول ہذا میں موجود سٹاف سے 44 سٹاف ممبر 10 سال سے زیادہ عرصہ سے تعینات ہیں۔

(ہ) درست نہ ہے۔ٹیچنگ سٹاف کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ایسی کوئی پالیسی موجود نہ ہے۔

(و) جواب جز(ہ) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! باغبانپورہ کے جس گورنمنٹ ہائی سکول کا ذکر ہے تو اس میں، میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو 42 کنال پر سکول ہے اس میں سٹوڈنٹس کی تعداد کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! انہوں نے یہ پوچھا نہیں تھا لیکن آپ نے جو آئندہ کے لئے advise کی ہے اس پر پورا عمل ہوگا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایک درخواست اور بھی ہے کہ سوالات کے حوالے سے کمیٹی میں بڑا detail سے ذکر ہوا تھا کہ ڈیپارٹمنٹ کی یہ کوتاہی ہے کہ سوالات اتنے اتنے عرصے pending رہتے ہیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی ان سے سوال کیا گیا تھا تو وہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے تھے تو آپ کے توسط سے میری پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے درخواست ہے کہ وہ تھوڑا سا ڈیپارٹمنٹ کو کھینچیں تاکہ وہاں سے جواب timely آسکیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ! timely جواب لیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ان کا یہ سوال 07-01-2014 وصول ہوا تھا اور 30-06-2014 کو سوال کا جواب آ گیا تھا۔ اب اسمبلی میں باری باری turn پر سوال آتے ہیں کیونکہ ہمارے اتنے زیادہ ممبران ہیں اور وہ سب سوالات کرتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ باسمہ چودھری کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! .On her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3579 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ٹیچرز کو ملنے والے بگ سٹی الاؤنس سے متعلقہ تفصیلات

*3579: محترمہ باسمہ چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے زیر انتظام سکولوں میں ان ٹیچرز کی تعداد کیا ہے جو بگ سٹی الاؤنس وصول کر رہے ہیں اور کتنے ٹیچرز کو یہ الاؤنس نہیں دیا جا رہا؟

(ب) کیا بگ سٹی الاؤنس وصول کرنے والوں میں ضلع لاہور کے رورل ایریاز کے تمام سکول ٹیچرز بھی شامل ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے کچھ رورل ایریاز کے سکول ٹیچرز کو بگ سٹی الاؤنس نہیں دیا جا رہا اگر ایسا ہے تو اس تفاوت کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے زیر انتظام ایسے سکولز جو کہ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع ہیں ان کے تمام ٹیچرز Big City Allowance وصول کر رہے ہیں ان کی تعداد 9712 ہے جبکہ ایسے سکولز جو کہ میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر rural area میں واقع ہیں ان میں کام کرنے والے ٹیچرز کو Big City Allowance نہیں دیا جاتا اُن کی تعداد 4412 ہے۔

(ب) جی نہیں! میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر rural area میں واقع سکولز کے ٹیچرز کو Big City Allowance نہیں دیا جاتا۔

(ج) درست نہ ہے میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر rural area میں واقع سکولز کے ٹیچرز کو Big City Allowance نہیں دیا جاتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں لاہور سٹی ڈسٹرکٹ میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے آگے دو سوال ہیں۔ اگر آپ یہ سوال کر لیں گے تو آپ کا ایک سوال چلا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ایک سوال چھوڑ دوں گا۔ یہ پوچھا گیا تھا کہ سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے زیرانتظام سکولوں میں ان ٹیچرز کی تعداد کیا ہے جو بگ سٹی الاؤنس وصول کر رہے ہیں لیکن میں یہ کہوں گا کہ زیادہ خدمت تو وہ ٹیچرز کرتے ہیں جو رورل ایریا میں جاکر سروس کرتے ہیں۔ اس وقت routine یہ ہے کہ شہروں میں زیادہ بچے اور بچیاں پڑھ جاتی ہیں اور پھر وہ دیہاتوں میں جاکر سروس کرتی ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ ان کو رورل الاؤنس بھی دیا جائے تاکہ جو ان کا آنے جانے کا خرچہ ہوتا ہے وہ over and above ہوتا ہے تو پھر بگ سٹی میں آنے کی دوڑ لگی رہتی ہے کہ واپسی ہو جائے۔ اگر رورل الاؤنس announce کر دیں اور زیادہ دے دیں تو اس سے بہتر صورتحال ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، یہ تو آپ لوگوں نے کرنا ہے انہوں نے تو نہیں کرنا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا محکمہ کے پیش نظر ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے یعنی جو رورل ایریا میں بچے اور بچیاں سکولوں میں سروس کر رہی ہیں تو کیا ان کو رورل الاؤنس دیا جاسکے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! دیہات کے اندر جتنی بھی بچیاں جاتی ہیں اگر وہ وہاں پر رہائش اختیار کریں گی، وہاں پر رینٹ پر کوئی گھر لیں گی تو basic pay کا 30 فیصد الاؤنس انہیں ملتا ہے اور شہروں کے اندر کیونکہ رینٹ زیادہ ہوتے ہیں یا شہروں میں اخراجات اور مہنگائی زیادہ ہوتی ہیں تو ان کو basic pay کا 45 فیصد الاؤنس ملتا ہے۔ یہ پالیسی 2008 میں بنائی گئی تھی اور ابھی تک اسی پالیسی پر عمل ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا ضمنی سوال یہ ہے کہ تین سال پہلے سترہ اور اٹھارویں گریڈ کے اندر ڈپٹی ڈی اوز اور ہیڈ ماسٹر بھرتی کئے گئے تھے۔ اب ان کو تین سال بھرتی ہوئے ہو گئے ہیں اور وہ پانچ سال کے لئے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آئے تھے۔ ماضی میں یہ روایت رہی ہے کہ کچھ عرصے بعد ان کو permanent کر دیا جاتا ہے تو کیا حکومت ان ڈپٹی ڈی اوز یا ہیڈ ماسٹر male اور female کو مستقل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ریگولر کرنے کی پالیسی ہے کہ جب وہ تین سال کے کنٹریکٹ پر آتے ہیں تو انہیں ایک ٹریننگ کرنی پڑتی ہے اور جو ٹریننگ کرتے جاتے ہیں وہ ریگولر ہو جاتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ وہیں پھنسے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر5629 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی ای سی کے جماعت ہشتم کی ڈیٹ شیٹ میں عربی اور کمپیوٹر کے مضامین سے متعلقہ تفصیلات

*5629: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن وحدت کالونی لاہور کی طرف سے ڈیٹ شیٹ برائے امتحان جماعت ہشتم سال2013 میں عربی / کمپیوٹر عملی امتحان بعد از تحریری امتحان شامل تھا جبکہ 2014 کے لئے شائع ہونے والی ڈیٹ شیٹ میں عربی اور کمپیوٹر کے مضامین کو نکال دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو2014 کی ڈیٹ شیٹ سے ان ضروری مضامین کو کیوں اور کس کے کہنے پر نکالا گیا ہے، کیا آئندہ ان کو شامل کرنے کا حکومت ارادہ رکھی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) کیا عربی مضمون کو نصاب سے خارج کرنا یہ حکومت کے اپنے بیان سے تضاد بیانی نہیں ہے کہ ہم عربی زبان کو خصوصی توجہ دے رہے ہیں کیونکہ یہ بین الاقوامی اور ہماری مذہبی زبان ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست ہے۔

(ب) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ پنجم و ہشتم جماعت کے طلباء کے امتحانات لیتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی سربراہی میں2013-11-29 کو منعقد کی گئی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن صرف پانچ مضامین (انگلش، اردو، سائنس، ریاضی، اسلامیات) کا امتحان لے گا جس پر فوری عملدرآمد اور اُس کے بارے میں

رپورٹ دینے کے لئے لیٹر نمبرDDC/PMIU/SED/2014/11842 بتاریخ 16۔01۔2014 کو جاری ہوا۔ میٹنگ کے منٹس(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن حکومت کی جاری کردہ پالیسی پر اسیسمنٹ کے حوالے سے عملدرآمد کرتا ہے۔ اگر حکومت ان مضامین کو اسیسمنٹ کا حصہ بنانے کا فیصلہ کرتی ہے تو پنجاب ایگزامینیشن کمیشن ان مضامین کو سالانہ امتحان میں شامل کرنے کا پابند ہوگا۔

(ج) طلباء کی عربی زبان میں مہارت جس طرح کہ امتحان میں مطلوب ہوتی ہے اُس کو اسلامیات کے پرچہ میں شامل کیا گیا ہے اور خاص طور پر ایسے سوالات جیسا کہ مختلف سورتوں کے تراجم اور تشریح کو شامل کیا گیا ہے کیونکہ بعض سورتوں کو اسلامیات کے نصاب میں ناظرہ، حفظ اور ترجمہ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ تاہم سکولوں کو یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ کسی قسم کے مضمون کو نصاب سے خارج کریں اور سکول کی روزانہ کی سرگرمیوں میں اُسے نظر انداز کریں اور اُن کا امتحان نہ لیا جائے۔ سکول انتظامیہ کے لئے لازم ہے کہ اپنے سکول کی سطح پر عربی، معاشرتی علوم، کمپیوٹر سائنس اور دوسرے اختیاری مضامین کا امتحان لیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟ کس جز پر جائیں گے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پہلے جز پر ہی شروع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے "درست" کہہ دیا ہے تو اور کیا کرنا ہے، آپ نے جو کہا انہوں نے کہہ دیا ٹھیک ہے۔ آگے چلیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: نہیں۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ بتا سکیں گے، یہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے تو وحدت سکول کے 2014 میں یہ مضامین تھے تو 2013 میں کون کون سے مضامین تھے اور 2014 میں کون کون سے مضامین تھے، کون سا فرق آیا، یہ دو عربی اور کمپیوٹر کو نکالنے کے بعد نئے کون سے مضامین آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس) جناب سپیکر! عربی اور جو کمپیوٹر ہے یہ option دیا جاتا ہے اور جو انگلش، اردو، سائنس، ریاضی اور اسلامیات ہیں ان کا امتحان لیا جاتا ہے لیکن ہمارے گورنمنٹ سکولز کے اندر کمپیوٹر اور عربی زبان بھی پڑھائی جاتی ہے۔ اسلامیات کے

اندر قریباً عربی کا کافی کورس ہوتا ہے، جو اسلامیات کے اندر ہی بچے پڑھتے ہیں اور یہ لازمی امتحان میں ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2014 میں جو دو مضمون عربی اور کمپیوٹر نکالے ہیں ان کی جگہ کون سے مضمون لے آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ مضمون ان کی جگہ نہیں لئے گئے بلکہ یہ مضمون as a subject کلاسز میں پڑھائے جاتے ہیں، ان کی جگہ کوئی نہیں لیا گیا، ہم نے سٹوڈنٹس کی assessment کرنی ہوتی ہے اور assessment کے لئے ہم نے پانچ subjects رکھ دیئے ہیں، ان سے assessment ہو جاتی ہے۔ سکولوں کے اندر عربی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ کچھ بچے کمپیوٹر رکھ لیتے ہیں اور کچھ عربی رکھ لیتے ہیں۔ عربی as a language پڑھائی جارہی ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے کہ وفاقی حکومت نے بھی حکم دیا ہے اور قومی اسمبلی میں فیصلہ ہو گیا ہے کہ چھٹی جماعت تک قرآن پاک ناظرہ پڑھایا جائے گا پھر ترجمہ لیکن ترجمہ پڑھنے پڑھانے سے جو اس کی لعنت ہے وہ تو سمجھ نہیں آتی۔ میرا اس میں سوال یہ ہے کہ کیا عربی پڑھانے کے لئے بھی سکول یا محکمہ اتنی ہی توجہ دیتا ہے جتنی انگلش کو پڑھانے کے لئے توجہ دیتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ہاں جی! ان کا عربی کا سلیبس ہے۔ ان کا روز پیریڈ ہوتا ہے۔ انہوں نے عربی کے لئے قاری صاحب رکھے ہوئے ہیں۔ یہ سارا کام ہو رہا ہے، پھر کس طرح آپ محکمے کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ توجہ نہیں دے رہا، توجہ دینے کے لئے تو یہی ہے کہ سلیبس لگوایا جائے، عربی کی کتاب لگوائی جائے، پھر عربی زبان کے لئے ٹیچر رکھا جائے، بچوں کا پیریڈ مقرر کیا جائے، سکول کی سطح پر بچوں کی assessment لی جائے، عربی کا امتحان سکول خود internal examinations میں لیتا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یہاں ہے کہ ہم نے عربی کو اختیاری مضمون کا درجہ دیا ہے۔ حضور کا حکم ہے کہ **"تعلموا العربیۃ فانھا من دینکم"** عربی کو سیکھو، کم امر کا صیغہ ہے، حکم ہے۔ حضور اس کو حکم اور واجب قرار دے رہے ہیں اور ہماری حکومت اس کو صرف اختیاری مضمون قرار دیتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں جز (ب) میں یہ لکھا ہے کہ پنجاب ایگزامینیشن ایک خود مختار ادارہ ہے۔ادارہ خود مختار ہے اور پھر فیصلہ وزیراعلیٰ پنجاب کے دفتر میں ہی ہو رہا ہے کہ اب یہ مضمون نکال دیں اور یہ ڈال دیں۔اگر خود مختار ادارہ ہے تو پھر ان کو وہاں سے کوئی مشورہ لینے کی کیا ضرورت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ exam لینے تک تو یہی ہے۔اب ایک پنجاب ایگزامینیشن کمیشن بنایا گیا ہے، وہ ڈیٹ شیٹس مرتب کرتا ہے، وہ پانچویں جماعت کی کرتا ہے، پھر آٹھویں جماعت کی کرتا ہے، وہ ایگزامینیشنز لیتا ہے۔اب یہ وزیراعلیٰ تو نہیں نہ کرے گا، ان کو اس چیز کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ سارا اپنا کام کریں۔چیکنگ کیسے ہو رہی ہے، یہ سارا کام وہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔اگلا سوال جناب محمد نعیم انور کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 6233 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد نعیم انور کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: فورٹ عباس میں سکولوں کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ

*6233: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس شہر میں 1950 میں بوائز مڈل سکول کو اپ گریڈ کر کے بوائز ہائی سکول کا درجہ دیا گیا 63 سال گزرنے کے باوجود شہر میں ایک ہی بوائز ہائی سکول چل رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مزید کوئی بوائز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ سکولز ایجوکیشن مظہر العلوم مڈل سکول کو اپ گریڈ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

(د) کیا حکومت فورٹ عباس شہر میں گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول کو مڈل سکول کا درجہ دینے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولزایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست ہے۔

(ب) سال15۔2014میں تعداد طلباء کی بنیاد پر گورنمنٹ مظہر العلوم پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دیا گیا ہے اور آئندہ سال مزید تعداد بڑھنے پر اس سکول کو ہائی سکول کے درجہ کی سکیم میں شامل کر دیا جائے گا۔ براہ راست ہائی سکول کا قیام حکومت کی پالیسی کا حصہ نہ ہے پہلے سے ہی موجودہ سکولوں کو حکومت کے مجوزہ معیار پر پُورا اُترنے پر اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) اپ گریڈیشن کے حوالے سے حکومت کے مجوزہ معیار پر پورا اُترنے کی صورت میں گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول کو ایلیمنٹری سکول کی سطح پر اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جز(د) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اپ گریڈیشن کے حوالے سے حکومت کے مجوزہ معیار پر پورا اترنے کی صورت میں گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول کو ایلیمنٹری سکول کی سطح پر اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ سوال ہے کہ معیار کی کوئی تفصیل بتائیں کہ یہ کس معیار کے اوپر پورا اترے گا تو پھر یہ اپ گریڈ ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اپ گریڈیشن کے لئے دو تین چیزیں معیار میں دیکھی جاتی ہیں، ایک تو enrollment دیکھی جاتی ہے، ایک یہ ہے کہ زمین ہے، کمرے پورے ہیں یا نہیں۔ اگر کمرے بن گئے ہیں تو اس کو اپ گریڈ کر دیا جاتا ہے، پھر اس کے ساتھ سیٹیں بھی sanction کر دی جاتی ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! یہی معیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولزایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! معیار تو میں تفصیل سے آپ کو بتا دیتی ہوں۔ آپ کے گھر آ کر بھی بتا دوں گی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! یہ میرے حلقے میں ہیں۔ مینارٹیز کے ووٹ میں ہی انہیں لے کر دیتی ہوں۔ یہ on the floor admit کرلیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! اس میں بوائز اور گرلز سکول کے لئے علیحدہ علیحدہ ایریا ہوتا ہے۔ بوائز ذرا کھیل کو د زیادہ کرتے ہیں لہٰذا ان کو چند احاطے زیادہ دے دیا جاتا ہے اس کے لئے بیس مرلہ ہے اور گرلز سکول کے لئے 20 بیس مرلہ 100 سٹوڈنٹس ہوں گے یعنی enrollment تھوڑی پوری ہو گی تو پھر ہی وہاں پر کوئی اپ گریڈیشن ہو گی۔ 80 سٹوڈنٹس گرلز ہوں گی، کلاس فور اور فائیو میں سٹوڈنٹس چونکہ کم ہو جاتے ہیں اس لئے یہ 15 یا 20 سٹوڈنٹس پر بھی اپ گریڈیشن ہو سکتی ہے۔ ہائر کا پوچھنا ہے تو وہ بھی بتا دیتی ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ایک آپ کر لیں۔ ایک پھر وہ۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے کون کرے؟

جناب سپیکر: چلیں، ایک سوال پہلے آپ کر لیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ سینئر ہیں۔ وہ پہلے کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مہربانی ہے۔ جی، کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کا بھی شکریہ۔ ملک صاحب کا بھی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) کی آخری لائن میں یہ کہا گیا ہے کہ فورٹ عباس میں ایک ہی بوائز ہائی سکول چل رہا ہے۔ اس سے تاثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہاں پر دیگر کوئی ہائی سکول نہیں ہے یا اس سے مراد کوئی ہائر سیکنڈری سکول نہیں ہے یا کالج بھی نہیں ہے اور کیا وہاں پر ہائر سیکنڈری سکول موجود ہے یا کوئی کالج بھی موجود ہے یا ہائی سکول ہی اکلوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! فورٹ عباس شہر میں جو بوائز مڈل سکول ہے اس کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، اس کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس سکول میں قریباً 1580 بچے پڑھ رہے ہیں۔ ایک وہاں پر مظہر العلوم مڈل سکول ہے اور ایک وہاں پر گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول ہے جسے اب مڈل سکول کرنے کا گورنمنٹ ارادہ رکھتی ہے، باقی وہاں پر پرائمری سکولز ہیں، دوسرے سکولز بھی ہیں، وہاں پر کالج بھی ہیں۔ اب جتنا سوال یہاں کیا گیا ہے اتنا ہی میں نے

آپ کو بتا دیا ہے اور ہائی سکول جو ہے وہ direct نہیں بنتا۔ پہلے پرائمری، پرائمری سے مڈل اور مڈل سے پھر ہائی سکول ہوتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ تو مجھے بھی خبر ہے کہ direct نہیں بنتا ہے۔ میں کوئی انجان نہیں ہوں۔ سوال یہ ہے کہ 1950 میں اس کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا ہے تو 63 سال گزر گئے ہیں، یہ کوئی کم وقت نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ آپ نے اچھی نشاندہی کی ہے۔ اس پر ضرور غور کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں۔ آپ کی بات پر غور ہو گیا۔ ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تو یہ نہیں کہتا کہ کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔ اچھا ہے، ٹھیک ہے کہ انہوں نے وضاحت کر دی ہے، اطمینان دے دیا ہے۔۔۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے، مہربانی۔ اب ان کو سوال کرنے دیں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جز (ب) میں بھی معیار پر پورا اترنے پر اپ گریڈ کیا جاتا ہے، یہ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے جواب دیا ہے اور جز (د) میں بھی اپ گریڈیشن کے حوالے سے ہے کہ حکومت کے مجوزہ معیار پر پورا اترنے کی صورت میں جو ایلیمنٹری سکول ہیں انہیں اپ گریڈ کر دیا جائے گا تو جس طرح پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے پہلے جواب دیا ہے کہ جو جو سکولز اس معیار پر پورا اترتے ہیں یعنی جہاں پر زمین پوری ہے، طلباء و طالبات کی تعداد 80 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال سے متعلقہ بات کریں، اسے دوسرے ضلع میں لے کر نہ جائیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ اس طرف آئیں گے۔ آپ اس سوال سے متعلق بات کریں، انہوں نے جو جواب دیا ہے آپ اس کے بارے میں بات کریں۔ please confine yourself.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے خود on the floor of the House admit کیا ہے کہ جو جو سکولز اس معیار پر پورا اتریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ماشاء اللہ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن عبدالجبار شاہین صاحب یہاں موجود ہیں یہ بڑے efficient سیکرٹری ہیں۔ آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ جو جو سکولز معیار پر پورا اترتے ہیں کیا انہیں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ انہوں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی میں جا سکتے ہیں زمین بھی پوری ہے، کمرے بھی موجود ہیں اور حکومت کے بڑے کم پیسے لگیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کے بارے میں ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی کر کے ان سکولوں کو اپ گریڈ کر دیں۔

جناب سپیکر: کس کو اپ گریڈ کر دیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جو جو سکولز اس معیار کو پورا کرتے ہیں انہیں اپ گریڈ کر دیں۔

جناب سپیکر: جو جو نہیں بلکہ اس سکول کی بات ہو رہی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ گورنمنٹ اپنے طور پر کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! Priority کے لحاظ سے ہی ہوگا آپ جن کی پہلے نشاندہی کرتے ہیں وہ کر دیئے جاتے ہیں لیکن سارے تو نہیں ہو سکتے۔

جناب سپیکر: آپ آپس میں بات نہ کریں۔ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! یہ سوال تو گیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، دوسرا سوال بھی آگیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا پہلے والا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6582 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2014: کلاس 5th کے نتائج کا تجزیہ

*6582: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے سال 2014 کے امتحانی نتائج کے مطابق صوبائی دارالحکومت لاہور کا 5th کلاس کا نتیجہ 43 فیصد رہا جبکہ مظفر گڑھ جیسے پسماندہ ضلع میں 5th کا رزلٹ 71 فیصد رہا؟

(ب) کیا حکومت نے ان وجوہات کا تعین کیا ہے کہ لاہور میں رزلٹ 43 فیصد کیوں رہا؟

(ج) کیا حکومت سال 2015 میں اساتذہ کی ٹریننگ کے لئے اہتمام کر رہی ہے اگر حکومت اساتذہ کی ٹریننگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کا کیا میکانزم ہو گا اور کن مضامین کی ٹریننگ ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے منعقدہ امتحان برائے امتحانی سال 2014 کے مطابق ضلع لاہور کا پانچویں جماعت کا نتیجہ 49 فیصد جبکہ ضلع مظفر گڑھ کا نتیجہ 65 فیصد رہا۔

(ب) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے سال 2015 منعقدہ امتحان برائے امتحانی سال 2014 کے مطابق پنجاب میں تمام گورنمنٹ سکولز کے طلبہ کا نتیجہ تقریباً 56 فیصد جبکہ پرائیویٹ سکولز کے طلبہ کا نتیجہ تقریباً 68 فیصد رہا۔

1. PEC کا امتحان پرائیویٹ سکولز کے طلباء کے لئے اختیاری جبکہ گورنمنٹ سکولز کے طلباء کے لئے لازمی ہے۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ پرائیویٹ سکولز کے لئے PEC کا امتحان اختیاری ہونے کی وجہ سے وہ اپنے تمام طلباء کے بجائے بہتر نتیجہ کے حصول کی غرض سے صرف منتخب بچوں کو PEC کا امتحان دلواتے ہیں اسی لئے ان کا نتیجہ بہتر رہتا ہے۔ لاہور میں گورنمنٹ سکولز کے طلبہ کی زیادہ تعداد جبکہ پرائیویٹ سکولز کی کم تعداد PEC کے امتحان میں شامل ہوئی۔ اسی طرح مظفر گڑھ میں گورنمنٹ سکولز کے طلباء کی کم تعداد جبکہ پرائیویٹ سکولز کے طلبہ کی زیادہ تعداد PEC کے امتحان میں شامل

ہوئی۔لاہور کا نتیجہ کم جبکہ مظفر گڑھ کا نتیجہ زیادہ رہنے کی وجہ بظاہر لاہور میں گورنمنٹ سکولز کے تمام طلباء اور مظفر گڑھ میں پرائیویٹ سکولز کے زیادہ اور لائق طلباء کی PEC کے امتحان میں شمولیت ہے۔

2. ان وجوہات کی بناء پر لاہور کا نتیجہ مظفر گڑھ سے کم رہا۔

(ج) محکمہ سکول ایجوکیشن اساتذہ کی تربیت کو بہت اہمیت دیتا ہے اساتذہ کی تربیت کے مختلف پروگرامز سارا سال جاری رہتے ہیں اور اس حوالے سے محکمہ سکول ایجوکیشن کا ذیلی ادارہ ڈائریکٹوریٹ آف سٹاف ڈویلپمنٹ "DSD" مختلف مضامین میں جدید تدریسی اور انتظامی امور پر تربیتی پروگرامز ترتیب دیتا ہے۔

DSD نے سال 2014 میں پرائمری سکول ٹیچرز کی ڈائیگنوسٹک، سپیشلائزڈ اور لیڈر شپ ٹریننگ کروائی ہے اس کے علاوہ پروموشن لنکڈ اور نئے بھرتی ہونے والے ایجوکیٹرز کی انڈکشن ٹریننگ کا اہتمام بھی ہو چکا ہے اور سال 2015 میں بھی اسی نوعیت کی ٹریننگ کروائی گئی ہے جس میں چار ہفتے کی ڈائیگنوسٹک ٹریننگ 50 فیصد طریقہ تدریس pedagogy اور 50 فیصد مواد content پر مشتمل تھی اور چار ہفتے کی سپیشلائزڈ ٹریننگ 100 فیصد content پر مشتمل تھی۔

اسی طرح DSD نئے بھرتی ہونے والے ایجوکیٹرز کی ٹریننگ کا اہتمام بھی کرتا ہے جس میں مواد content اور طریقہ تدریس pedagogy پر مہارت شامل ہیں۔ اس کے علاوہ SST سے ہیڈ ٹیچر اور SS پر موٹ ہونے والے اساتذہ کی ٹریننگ کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ پروموشن لنکڈ ٹریننگ مندرجہ ذیل پہلوؤں پر کروائی جاتی ہے۔

1. Information Communication Technology
2. Academic
3. Punjab Education English Language Initiative
4. New Government Initiative
5. Admin
6. Finance
7. Leadership

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کون سے جز پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جز(ج) کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اساتذہ کی ٹریننگ کے حوالے سے سات کے قریب avenues identify کئے ہیں جن میں Academic، Information Communication Technology وغیرہ شامل ہیں۔ میں ملائیشیا کی مثال دینا چاہتا ہوں کہ وہ ملک ترقی میں بہت آگے چلا گیا ہے، اس کے بہت سارے فیلڈز میں سرکاری motive success here and hereafter یعنی دنیا میں اور دنیا کے بعد کی آخرت کی کامیابی بھی وہ اپنے پورے سسٹم میں induct کرتے ہیں۔ یہاں جو PEF بنا کر سکولوں کو اس کے تحت لایا گیا ہے یہ حکومت کی ٹھیک کوشش ہے کہ اچھے سے اچھے نتائج ہوں، پڑھائی اچھی ہو کیونکہ گورنمنٹ کے سکولوں کے اندر بالعموم میری بھی observation ہے اور لوگوں کی بھی observation ہے۔ میرے ایک اچھے دوست جب سیکرٹری تعلیم مقرر ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اب سکولوں کا قبلہ درست ہو گا تو انہوں نے ہنستے ہوئے تبصرہ کیا اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب میرا تبصرہ سن لیں کہ سیکرٹری تعلیم کی تین بچیاں ہیں اور تینوں پرائیویٹ سکولوں میں پڑھتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آخرت کی اور اللہ تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے کے تصور اور جوابدہی سے sense of responsibility زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ ٹیچرز جنہوں نے نئی نسل تیار کرنی ہوتی ہے محکمے نے ان کی ٹریننگ کے لئے جو سات avenues گنوائے ہیں یہ بہت اچھے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمے کے نزدیک ان کے character building کے حوالے سے بھی کوئی avenue زیر غور ہے یا ٹریننگ کے اندر اس کو بھی شامل کیا جاتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! معزز ممبر کے دوسرے سوال میں پوری ٹریننگ کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ ہم ان کو induction ٹریننگ دیتے ہیں، جب یہ ایجوکیٹرز بھرتی ہوتے ہیں تو یہ direct سکولوں میں نہیں جا سکتے جب تک یہ induction training نہ کریں۔ اس کے بعد جب ان کی ایک یا دو سال service ہو جاتی ہے تو ان کو in service training دی جاتی ہے اور ان کی سہ ماہی ٹریننگ چل رہی ہے۔ یہ ٹریننگ سسٹم اتنا strong کر دیا گیا ہے کہ کوئی بھی ٹیچر بغیر ٹریننگ کلاسوں کے اندر نہیں جا سکتا۔ اگر ہم نے کسی ٹیچر کو پروموشن دینی ہے تو اس کی پروموشن ٹریننگ ہو گی پھر اس طرح سے سارا سال یہ ٹریننگ پروگرام کرایا جاتا ہے۔ بچوں کے اندر leadership qualities پیدا کرنے کے لئے اساتذہ کو leadership training کرائی

جاتی ہے اور اس کا پورا data دیا ہوا ہے۔ اگر نیٹ بھی کھولیں تو اس پر بھی سارا data موجود ہے کہ جو ایجوکیٹرز بھرتی کئے جاتے ہیں انہیں کون کون سی trainings دی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میڈم صاحبہ نے بالکل ٹھیک کہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سکولز ایجوکیشن کے سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹری، سپیشل سیکرٹری سب محنت کرتے ہیں دن رات لگے رہتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ مختلف میٹنگز کے اندر بھاگ دوڑ ہوتی ہے۔ میں اس سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ ٹیچرز کی ٹریننگ کا سسٹم ماضی کے مقابلے میں بہت بہتر ہوا ہے اور یہ اچھا ہے لیکن میں نے جس avenue کی طرف اشارہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اساتذہ اور پھر ان کے توسط سے بچوں کی جو character building ہے مثلاً پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنا مسلمان مرد اور بڑے بچوں کے لئے مسجد میں ضروری ہے اور خود رب تعالیٰ نے قرآن کے اندر فرمایا ہے کہ جن کو میں اقتدار دیتا ہوں وہ نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم کرتے ہیں۔ آئین پاکستان کے مطابق گورنمنٹ کی یہ obligation ہے کہ وہ ان چیزوں کو رواج دے اور انہیں بہتر کرے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ اساتذہ کے character building کے حوالے سے آپ نے جو سات avenues بتائے ہیں یہ بہت اچھے ہیں اور ان کو جاری رہنا چاہئے لیکن ان کی کردار سازی، اللہ کے ہاں جواب دہی پھر وہ اسی طرح بچوں کے اندر اسے develop کریں گے اس ٹریننگ کے اندر اس حوالے سے بھی کوئی mechanism موجود ہے؟ اگر میڈم صاحبہ کے علم میں پوری طرح نہیں ہے تو سیال صاحب تشریف فرما ہیں ان سے کوئی پرچی لے لیں تاکہ پتا چلے کہ کیا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔ محترمہ! پرچی کے بغیر ہی جواب دیتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اس وقت محکمہ ایجوکیشن کی اوّلین ترجیح یہی ہے کہ ہماری ایجوکیشن Ideology of Pakistan کے مطابق ہو اس کے لئے اسلامیات لازمی ہے، عربی بھی پڑھائی جاتی ہے، بچوں کو سپارے پڑھائے جاتے ہیں، ناظرہ کروایا جاتا ہے۔ جہاں تک باجماعت نماز کی آپ کی تجویز کا تعلق ہے میں یہ تجویز پسند کرتی ہوں اور محکمے کو دے دوں گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 7023 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر مراد راس کی ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مفت اور لازمی تعلیم کے قانون سے متعلقہ تفصیلات

*7032: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مفت اور لازمی تعلیم کا قانون 2014 میں پاس ہوا لیکن ایک سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود اس کے قواعد و ضوابط کی تشکیل اور رولز آف بزنس نہیں بنائے گئے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس تاخیر کی کیا وجوہات ہیں اور کب تک مذکورہ بالا قواعد و ضوابط کی تشکیل اور رولز آف بزنس کا کام مکمل ہو جائے گا، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست نہ ہے۔ڈرافٹ رولز تیار ہو گئے۔جو باقاعدہ منظوری کے بعد نافذ العمل ہوں گے۔

(ب) سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہدف ہے کہ 100 فیصد بچوں کا سکولوں میں داخلہ یقینی بنایا جائے۔اس مقصد کے لئے محکمہ تیزی سے انتظامات مکمل کر رہا ہے۔مفت اور لازمی تعلیم کے قانون 2014 کے تحت قواعد و ضوابط مرتب کرنے کا عمل جاری ہے اور اس سلسلے میں محکمہ ہذا متعلقہ شعبے کے ماہرین کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔مذکورہ بالا قواعد و ضوابط کی تشکیل کا کام جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ سوال مفت اور لازمی تعلیم کے قانون سے متعلقہ تفصیلات کے حوالے سے ہے اس کے جواب سے ایسے لگتا ہے کہ ابھی تک سب کچھ future tense میں ہو رہا ہے، ہو گا، کریں گے، کر رہے ہیں۔میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ 2014 کو منظور ہوا تھا اور اب 2017 آ گیا ہے۔کیا اب تک اس کی منظوری ہو گئی ہے اور کیا یہ implement ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ! تعلیم مفت اور لازمی کے حوالے سے محترمہ پوچھ رہی ہیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جب اسمبلی سے کوئی بھی ڈرافٹ بنتا ہے یا بل منظور کر لیا جاتا ہے تو پھر محکمہ قانون کو اس کی سمری ارسال کی جاتی ہے۔ ایسے نہیں کہ اگر آج یہاں سے پاس کر لیا گیا ہے تو وہ اگلے دن نافذ ہو جاتا ہے۔ آخر ہم نے قواعد و ضوابط کے مطابق ہی چلنا ہوتا ہے، اس پر محکمہ قانون نے ایک observation لگائی تھی جسے وزیر اعلیٰ نے دیکھا اور اب یہ سمری چیف سیکرٹری کے پاس ہے اس پر باقاعدہ process جاری ہے اور تقریباً ہو گیا ہے۔ یہ جو صیغہ ہے کہ کر لیا جائے گا تو جب بل پاس ہوتا ہے تو implementation کے لئے بھی تو تھوڑا ٹائم چاہئے ہوتا ہے اس لئے کر لیا جائے گا کہتے ہیں۔
محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!۔۔۔
جناب سپیکر: محترمہ! جب وہ جواب دے رہے ہیں تو آپ ان کا جواب سنیں پھر اس کے بعد اپنی بات کریں۔ پہلے ان کو بات کرنے دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ نے اپنی بات مکمل کر لی ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جی۔
محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! محترمہ بیٹھ گئی تھیں تو میں نے بات شروع کی تھی۔
جناب سپیکر: وہ بول رہی تھیں تو ساتھ ہی آپ بھی بول پڑیں۔ جی، اب آپ بات کریں۔
محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں عرض کر رہی ہوں کہ اس کی منظوری 2014 میں ہوئی تھی اور اب 2017 آ گیا ہے۔ تین سال گزر جانے کے بعد بھی ابھی کون سی hitch ہے، کون سے ایسے مسائل ہیں؟ بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم بہت ہی important ہے لیکن اس پر اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے۔ کیا آپ نے اس پر کوئی انکوائری کرائی ہے کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! انکوائری کی تو تب ضرورت ہوتی ہے جب کوئی جرم سرزد ہو رہا ہو۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ اس قانون کو فوری طور پر نافذ کر دیا جائے گا محکمہ سکول ابھی enrollment کر رہا ہے، محکمہ سکول کمرے بنا رہا ہے، خادم اعلیٰ پروگرام بن رہا ہے، DFID کا پروگرام آ رہا ہے۔ جس کے تحت کمرے بنائے جا رہے ہیں، اس کے علاوہ اساتذہ کو بھرتی کیا جا رہا ہے اور ان کو training دی جا رہی ہے۔ مفت اور لازمی تعلیم کے قانون کے تحت والدین کو پابند کیا جائے گا کہ وہ بچوں کو لازمی طور پر سکول بھیجیں ورنہ ان کے خلاف کارروائی ہو گی تو

اس کے لئے بڑی سوچ و بچار کی ضرورت ہے۔ اگر والدین اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیجیں گے تو کیا انہیں ہم جیلوں میں ڈال دیں گے؟ یہ کیک کی recipe جیسا کام نہیں ہے کہ سب کچھ mix-up کیا، اس کو Oven میں رکھا اور کیک تیار ہو گیا۔ یہاں پر بہت سے معاشرتی عوامل بچے کی تعلیم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اب حکومت بھٹہ مزدوروں کے بچوں کو سکولوں میں داخل کروا رہی ہے اور ان بچوں کو ایک ہزار روپے stipend بھی دیا جا رہا ہے تاکہ کسی طریقے سے ہماری enrollment پوری ہو سکے۔ میں معزز ممبر کی بات سے متفق ہوں لیکن اس قانون کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے وقت درکار ہے۔ شکریہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میری بہن پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے فرمایا ہے کہ یہ کوئی اتنا بڑا جُرم نہیں کہ جس کی انکوائری کی جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بڑا جُرم ہم اپنے بچوں کے ساتھ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بچوں اور آنے والی نسلوں کی بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم ان کو تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ نہیں کر سکتے۔ ہمیں پتا نہیں مزید کتنے سال درکار ہوں گے کہ ہم اپنے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم دے سکیں۔ ہماری poverty line بہت نیچے ہے اور ہمارے بہت سے بچے سکولوں میں جانا afford ہی نہیں کر سکتے۔ میں سمجھتی ہوں کہ محکمہ تعلیم اس قانون کو ہنگامی بنیادوں پر نافذ کرے اور اس معاملے کو اتنا light نہیں لینا چاہئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں تاخیر کر کے محکمہ تعلیم ایک بہت بڑا جُرم کر رہا ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے ساتھ ظلم کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس بابت ذرا مزید تیزی سے کاوش کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے ہم اس قانون کو بہت جلد نافذ کر دیں گے۔ محکمہ قانون enrollment پوری کرنے اور نئے سکول بنانے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ مفت اور لازمی تعلیم کا قانون دوسرا معاملہ ہے۔ اس کے تحت تمام والدین کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے سکولوں میں بھیجیں۔ جب یہ قانون بنے گا تو پھر اس پر عملدرآمد بھی ہو جائے گا۔ اس بارے میں والدین کو باقاعدہ awareness دینا ہو گی، ایسی teams بنانا ہوں گی جو والدین کو اس کی افادیت بتائیں اور پھر والدین بچوں کو سکولوں میں بھیجیں گے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل اچھا ہو گا۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر7150 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جوہر ٹاؤن میں سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*7150: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوہر ٹاؤن لاہور میں بوائز و گرلز کتنے سرکاری ہائی سکولز کہاں کہاں ہیں، تفصیلات فراہم کریں۔

(ب) جوہر ٹاؤن لاہور واقع سرکاری سکولز میں کتنا عملہ کام کرتا ہے، سکولز وار تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) ان سکولز میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں، اسامی وار تفصیلات فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) جوہر ٹاؤن لاہور کے علاقہ میں دو سرکاری ہائی سکولز ہیں۔

i. گورنمنٹ ہائی سکول وفاقی کالونی لاہور سٹی

ii. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول وفاقی کالونی لاہور سٹی

(ب) جوہر ٹاؤن لاہور میں واقع سرکاری سکولز میں کام کرنے والے عملے کی تفصیلAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

i. گورنمنٹ ہائی سکول وفاقی کالونی لاہور سٹی میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

ii. گورنمنٹ ہائی سکول وفاقی کالونی لاہور سٹی میں ایس ایس ٹی کی دو اسامیاں بوجہ ریٹائرمنٹ اگست2015 خالی ہوئی ہیں۔

(د) دونوں اسامیاں جلد پُر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور میں کتنے اور کہاں کہاں سرکاری بوائز و گرلز سکولز ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ بوائز و گرلز ہائی

سکولز وفاقی کالونی میں ہیں۔اس وقت جوہر ٹاؤن لاہور کی سب سے بڑی سوسائٹی اور اس میں آبادی بہت زیادہ ہے تو کیا حکومت جوہر ٹاؤن میں مزید سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جوہر ٹاؤن میں پہلے ہی دو ہائی سکولز واقع ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ جوہر ٹاؤن کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ وہاں پر دو ہائی سکولز ہیں۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا نے تجویز کیا ہے کہ جوہر ٹاؤن میں مزید سکولز بنائے جائیں تو میں یہ تجویز وزیر سکولز ایجوکیشن اور سیکرٹری تعلیم کو پہنچا دوں گی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جوہر ٹاؤن کی آبادی اس وقت لاکھوں میں ہے لہٰذا یہاں مزید سکولوں کی ضرورت ہے۔اس آبادی کے لئے دو سکولز ناکافی ہیں اور ان سکولوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ دوسرا یہاں جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ ایس۔ایس۔ٹی کی دو اسامیاں خالی ہیں۔یہ اسامیاں 2015 سے خالی تھیں تو کیا یہ اسامیاں ابھی تک خالی ہیں یا پُر کر دی گئی ہیں؟ مجھے اس بابت صورتحال سے update آگاہ کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! گورنمنٹ ہائی سکول وفاقی کالونی لاہور میں اساتذہ کی کوئی اسامی خالی نہ ہے تاہم لیب اسسٹنٹ، سکیورٹی گارڈ اور چوکیداروں کی اسامیاں خالی ہیں۔اس سکول میں ایس ایس ٹی اساتذہ کی جو دو اسامیاں خالی تھیں اب وہ پُر ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ سعدیہ سہیل رانا نے ایک تجویز بھی دی ہے کہ جوہر ٹاؤن میں آبادی زیادہ ہو گئی ہے لہٰذا وہاں پر مزید سکولز بنائے جائیں تو اس تجویز پر بھی غور کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! محترمہ کی یہ تجویز محکمہ کو پہنچا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 7192 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: بے نام درخواستوں کی انکوائری پر ملازمین اساتذہ کے تحفظات

*7192: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ای ڈی او ایجوکیشن جہلم کے آفس میں شکایات پر مبنی بے نام درخواستیں بعض شرپسند عناصر ذاتی رنجش کی بناء پر اساتذہ / ملازمین کو بلیک میل اور ہراساں کرنے کے لئے جمع کروا رہے ہیں اور محکمہ بغیر سوچے سمجھے متعلقہ اساتذہ / ملازمین کے خلاف کارروائی شروع کر دیتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوئی بھی بے نام درخواست بغیر محکمانہ کارروائی فائل کر دی جانی چاہئے اگر ہاں تو محکمہ سکولز ایجوکیشن ضلع جہلم جس قاعدہ و قانون کے تحت گمنام درخواستوں پر کارروائی کرتا ہے اس کی کاپی مہیا کریں؟

(ج) یکم جنوری 2014 سے آج تک جس جس بوائز و گرلز سکول کے اساتذہ / ملازمین کے خلاف جو درخواستیں موصول ہوئیں اور محکمہ نے ان بے نام درخواستوں پر جو کارروائی کی ان کی نقول فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت بے نام درخواستوں پر کارروائی بند کرنے اور ملازمین / ٹیچرز (مرد / خواتین) کو بلیک میلنگ اور ہراساں کرنے والوں سے تحفظ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) گمنام شکایات / درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جاتی۔

(ج) بے نام درخواستوں پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

(د) جز (الف، ب اور ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے تمام جوابات نفی میں آئے ہیں جبکہ میں سمجھتی ہوں کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ میرا علاقہ ہے اور وہاں پر بے شمار ایسی شکایات ریکارڈ پر ہیں۔ میرے حلقہ میں ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈر تو وال ہے۔ وہاں پر دسویں جماعت کی ٹیچر نے تمام لڑکیوں کے

منہ پر سیاہی مل دی تھی اور اس پر علاقے میں بڑا شور مچا تھا۔ وہ ٹیچر contract پر تھی اس لئے اسے نکال دیا گیا۔ اس کی ایک ٹیلیفون کال ای ڈی او (ایجوکیشن) کو گئی اور اس نے وہاں کے ایک میل ٹیچر کو اس پاداش میں دور دراز علاقے میں ٹرانسفر کر دیا کیونکہ اس میل ٹیچر کی دو بچیاں اسی سکول میں پڑھتی تھیں اور اس نے سیاہی ملنے والی ٹیچر کی شکایت کی تھی۔

جناب سپیکر! میں نے یہ ایک چھوٹی سی مثال عرض کی ہے۔ اس علاقے میں بے شمار شکایات ہیں جبکہ محکمہ میرے سوال کے جواب میں کہہ رہا ہے کہ "درست نہ ہے"۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ مجھے بتادیں کہ دسویں جماعت کی بچیوں کے منہ کالے کیوں کئے گئے؟ محکمہ کے لئے یہ کہنا بڑا آسان ہے کہ "ایسا کچھ نہیں ہے" جبکہ اصل حقائق اس کے برعکس ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: چلیں، اب ان کی بات سُنتے ہیں کہ وہ اس کے بارے میں کیا کہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! محترمہ راحیلہ انور نے جس واقعہ کا ذکر کیا، یہ انتہائی افسوسناک ہے۔ محترمہ نے اپنے سوال میں بے نام درخواستوں کا ذکر کیا تھا۔ جز (ب اور د) میں بھی گمنام شکایات اور بے نام درخواستوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ درخواست دینے والے کو تو bold ہونا چاہئے، کم از کم وہ معزز ممبر محترمہ راحیلہ انور کو ہی ساتھ لے جاتا۔ درخواست دینے والے کو اپنا نام، پتا اور ہونے والی زیادتی کے بارے میں تفصیل سے لکھنا چاہئے تھا اگر پھر محکمہ کارروائی نہ کرتا تو ہم باز پُرس کرتے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے وہ ساتھ کیوں لے کر جاتے؟ میں تو اپنے سوال کا جواب چاہتی ہوں۔ آپ in writing دیں یا فون کریں یہ بے نام ہی ہوتا ہے۔ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہوا۔ میں نے انہیں اس کی example دے دی ہے کہ یہ بات ریکارڈ پر ہے۔ یہ کیسے نفی کر رہی ہیں کہ ایسا نہیں ہوتا اور ساتھ کہہ رہی ہیں کہ میں ساتھ چلی جاتی؟ مجھے وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے ہمارا علاقہ تو ایسی باتوں سے بھرا پڑا ہے اور جگہ جگہ ایسی شکایات مل رہی ہیں۔ میں تو اس محکمہ سے request کرنا چاہتی ہوں کہ اس بات کو serious لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں ان سے سوال کیا تھا کہ کیا حکومت بے نام درخواستوں پر کارروائی بند کرنے اور ٹیچرز (مرد و خواتین) کو blackmailing اور ہراساں کرنے والوں سے تحفظ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو انہوں نے اس میں جواب دیا ہوا ہے کہ جز (الف، ب اور ج) کی روشنی میں

مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔ میں نے ان کو یہ example دے دی ہے اور میں ان سے request کرتی ہوں کہ اس معاملے کو serious لیا جائے کیونکہ خاص طور پر دیہی علاقوں میں کچھ کیے بغیر اس کو ایک طرح سے قانون بنا دیا گیا ہے کہ ایک گمنام کال پر کسی بھی ٹیچر کو اُٹھا کر کہیں اور پھینک دیا جاتا ہے تو ایسی چیزوں سے انہیں تحفظ دینے کی ضرورت ہے۔ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری مجھے on the floor of the House یہ یقین دہانی کرا دیں کہ اس طرح کے جو واقعات ہو رہے ہیں آئندہ ایسے واقعات نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! محکمہ ایسا ہرگز نہیں کرتا اگر کوئی ایسی ٹیلیفون کال آتی ہے تو وہ اپنے طور پر اس کی ضرور انکوائری کرتے ہیں کہ یہ کال کیوں آئی ہے؟ یہ جو بے نام درخواستیں ہیں تو ایسا نہیں ہوتا کہ محکمہ ایک ٹیچر بھرتی کرتا ہے اُس کے خلاف کوئی بے نام درخواست آ گئی تو ہم اُس ٹیچر کو ٹرانسفر کر دیں ایسا نہیں ہوتا۔ میری بہن نے جس بات کی نشاندہی کی ہے ہم اس کا ضرور نوٹس لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 7677 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ سے متعلقہ تفصیلات

*7677: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ گجرات کی کل کتنی زمین ہے یہ زمین کس محکمہ ڈیپارٹمنٹ کی ہے اس منصوبہ پر کتنی لاگت آئے گی کیا یہ رقم حکومت فراہم کرے گی، یہ منصوبہ کب تک مکمل ہوگا؟

(ب) اس میں جو سٹاف بھرتی کیا گیا اس کی تفصیل نام، تعلیمی، قابلیت، عہدہ، گریڈ اور پتا جات فراہم کریں ان کی بھرتی کرنے کے لئے جو سلیکشن بورڈ بنایا گیا تھا اس کے ممبران کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(ج) اس بابت جو اخبار میں اشتہار دیا گیا اس کی تفصیل فراہم کی جائے نیز جن لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے ان کی بھرتی کا طریق کار بھی بتایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف)

1. قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ کے قیام کے لئے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج، لالہ موسیٰ کی ناقابل استعمال اراضی میں سے 57 کنال اراضی الاٹ کی۔
2. پہلے مرحلے میں ایک تعلیمی بلاک 80.90 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر کیا جائے گا۔
3. پنجاب گورنمنٹ نے ادارے کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی جبکہ قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول، گوجرانوالہ نے ابتدائی طور پر 40 ملین کی رقم تعمیراتی مقاصد کے لئے مہیا کی ہے۔ تعمیراتی مقاصد کے لئے باقی درکار رقم عوامی عطیات سے پوری کی جائے گی۔
4. پہلے تعلیمی بلاک کی تعمیر تقریباً ایک سال میں مکمل کی جائے گی۔

(ب) اس میں جو سٹاف بھرتی کیا گیا اُس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام و پتا	سکیل	ایجوکیشن
1	مس مصباح امتیاز، پرنسپل A-10 بھمبر روڈ، گجرات	18	ایم اے ٹیچر ایجوکیشن
2	مس فوزیہ تبسم، ٹیچر جی ٹی روڈ، نزد رائل پیلس میرج ہال، لالہ موسیٰ	16	ایم اے ایجوکیشن
3	مس سلمہ شبیر، ٹیچر لیاقت روڈ گرجکھ، نزد احمد ہسپتال، گوجرانوالہ	16	ایم اے انگلش
4	مس لبنیٰ ناز، ٹیچر مکان نمبر 138/3 وڑائچ سٹریٹ، محلہ نور احمد پور، لالہ موسیٰ	16	ایم اے انگلش ایم ایڈ
5	مس عائشہ عماد، ٹیچر 123/8، کھوکھر سٹریٹ، کریم پورہ لالہ موسیٰ	16	ایم ایس سی مائیکرو بیالوجی ایم بی اے
6	مس تنزیلہ مریم، ٹیچر سٹریٹ نمبر 03، لالہ زار کالونی، لالہ موسیٰ	16	ایم ایس سی اکنامکس
7	مس تقدیس فضل، ٹیچر مدینہ روڈ، گجرات	16	بی ایس آنرز بیالوجی

8	مس مدیحہ فضل، ٹیچر مدینہ روڈ، گجرات	16	ایم بی اے
9	مس رابعہ شفقت، ٹیچر جوگی محلہ ،لالہ موسیٰ	16	ایم اے انگلش
10	مس سندس طاہر، ٹیچر گلبرگ کالونی، گجرات	16	بی ایس آنرز گرافک ڈیزائننگ
11	مس انیلہ ایوب، ٹیچر ویرووال، پوسٹ آفس لالہ موسیٰ	16	بی ایس آنرز گرافک ڈیزائننگ
12	سیدہ آمنہ فاروق، ٹیچر مدینہ روڈ، گجرات	16	ایم ایس سی میتھ بی ایڈ
13	مس رقیہ اعجاز، ٹیچر وہند، پوسٹ آفس لالہ موسیٰ	16	ایم ایس سی ڈیفنس سٹڈیز
14	مس سنیہ اختر، اسسٹنٹ ٹیچر ایلیمنٹری کالج فار بوائز روڈ، لالہ موسیٰ	12	بی ایس آنرز اکنامکس
15	مس میمونہ کوثر، اسسٹنٹ ٹیچر محلہ کریم پورہ، لالہ موسیٰ	12	بی اے بی ایڈ
16	مس عائشہ صدیقہ، قاریہ محلہ احمد آباد، لالہ موسیٰ	14	----
17	مسٹر سراج الحق، میوزک ٹیچر سٹریٹ نمبر 04، عزیز کالونی سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ	14	----
18	مسٹر غلام احمد، اکاؤنٹنٹ پوسٹ آفس جوڑا جلال پور، گجرات	14	----
19	مس زرتاج اشرف، اسسٹنٹ ٹیچر مکان نمبر 11/92 النور سٹریٹ، کلی گراں، لالہ موسیٰ	12	----
20	مس فوزیہ امتیاز، اسسٹنٹ ٹیچر گلبرگ کالونی، گجرات	12	----

سیکشن کمیٹی قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ کی تفصیلات۔

نمبر شمار	نام ممبر	عہدہ
1	مسٹر عرفان علی کاٹھیا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، گجرات	چیئرمین کمیٹی
2	مسٹر ذوالفقار علی باگڑی اسسٹنٹ کمشنر، کھاریاں	ممبر
3	مسٹر طاہر کاشف ای ڈی او، ایجوکیشن گجرات	ممبر
4	مس ترنم ریاض پرنسپل، جناح پبلک سکول، حافظ حیات، گجرات	ممبر
5	مس مصباح ریاض پرنسپل، قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ	ممبر

(ج) قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ میں سٹاف کی بھرتی کے لئے اشتہار ڈائریکٹر جنرل تعلقات عامہ، پنجاب لاہور کی وساطت سے قومی اخبارات کو بھجوایا گیا جو کہ 7-جنوری 2016 کو روزنامہ "جنگ" لاہور، روزنامہ "نیشن" لاہور اور روزنامہ "تجارت" گوجرانوالہ میں شائع ہوا۔

بھرتی کا طریق کار:

سٹاف کو تحریری امتحان وانٹرویو کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔ تمام امیدواران کا تحریری امتحان لیا گیا اور تحریری امتحان کے نتائج کی بنیاد پر شارٹ لسٹڈ امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا گیا اور سٹاف کی بھرتی قابلیت اور میرٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو سٹاف بھرتی کیا گیا ہے اُس کی تفصیل دی گئی ہے جس کے نمبر 1 پر مس مصباح امتیاز، پرنسپل 10-A بھمبر روڈ، گجرات کا نام ہے اور سلیکشن کمیٹی قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول، لالہ موسیٰ کی تفصیلات میں بھی مس مصباح امتیاز، پرنسپل قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول کا نام ہے۔ اس طرح بھی کبھی ہوا ہے کہ بھرتی کرنے والی خود ہی پرنسپل بن جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جب ایک پرنسپل کو بھرتی کر لیا جاتا ہے تو پھر پرنسپل نے ہی اساتذہ کے ساتھ بیٹھ کر اُنہیں چلانا ہوتا ہے تو ایک پرنسپل کو اعزازی طور پر ساتھ رکھ لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول ایک پرائیویٹ ادارہ ہے ان کا اپنا بورڈ آف گورنرز ہوتا ہے، ان کی ریکروٹمنٹ کمیٹی بھی اپنی ہوتی ہے اور ڈپٹی کمشنر ان کا Honorary Chairman ہوتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بات ہی مختلف ہے یہ سوال سب لوگوں کے سامنے ہے۔ آپ خود اسے ذرا دیکھ لیں یہ سوال تو کمیٹی کے سپرد کرنے والا ہے اور یہ تو اسمبلی کے ساتھ مذاق والی بات ہے۔ گریڈ-18 کے لئے بھرتی کرنے والے لوگوں کی اپنی تعلیم صرف ایم اے ایجوکیشن ہے۔ محکمہ تعلیم نے 57 کنال اراضی ایلیمنٹری کالج سے لے کر دی ہے اور دیکھنے والی صورتحال یہ ہے کہ ہم اتنی قیمتی زمین

دے کر اس طرح کے ادارے بنائیں گے کہ اگر ہم نے گریڈ۔18 کی پرنسپل رکھنی ہے تو ایک ٹیچر خود ہی اپنے آپ کو appoint کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! وہاں پر ایلیمنٹری کالج ہے جس میں ٹیچرز ٹریننگ ہوتی ہے اور اس کی زمین 114 کنال تھی اُس میں سے محکمہ نے 57 کنال اراضی ڈویژنل پبلک سکول کو الاٹ کر دی ہے تو ڈویژنل پبلک سکول ایک بہترین ادارہ ہے جو گوجرانوالہ کے اندر بہت اعلیٰ تعلیم دے رہا ہے یہاں تک کہ اس سکول کے بچے بورڈ میں positions لے رہے ہیں تو اگر مفاد عامہ کے پیش نظر محکمہ سکولز انہیں کہتا ہے کہ یہاں پر اپنی بلڈنگ بنالو کیونکہ ہم پرائیویٹ پارٹنرشپ کے بغیر اپنے تعلیمی نظام کو نہیں چلا سکتے۔ ڈویژنل پبلک سکول کی معقول سی فیس ہوتی ہے یہ نہیں کہ بیکن ہاؤس یا دوسرے اداروں کی طرح ان کی دس دس، بارہ بارہ ہزار ماہانہ فیس ہو۔ جتنے بھی سفید پوش لوگ ہیں وہ اپنے بچوں کو ان اداروں میں پڑھاتے ہیں، ان کے رزلٹ باقاعدگی سے اچھے آ رہے ہیں تو اگر محکمہ نے ان کو جگہ دے دی ہے کہ یہاں پر اس طرح کا ایک اور اچھا ادارہ بنا دیا جائے اور انہوں نے اپنے 40 لاکھ روپے کے ساتھ وہاں پر بلڈنگ بنائی ہے تو پھر ہمیں کیا اعتراض ہے کہ اگر وہ تعلیم جیسے اچھے کام میں حکومت کا ساتھ دے رہے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن ٹیچرز کی selection ہونی ہے اُن میں سے کوئی آدمی Selection Committee کا ممبر ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اُن کا یہ سارا پرائیویٹ سسٹم ہے اُن کا بورڈ آف گورنرز اپنا ہے، Selection Committee اپنی ہے تو میرے علم میں جو بات آئی ہے کہ جیسے معزز ممبر کہہ رہے ہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جس کو ہم نے ہیڈ مسٹریس تعینات کیا تھا تو ٹیچرز کی سلیکشن کے دوران اُس کو اپنے ساتھ بٹھا لیا تھا اور باقی چار ممبرز بھی اس میں شامل تھے۔ معزز ممبر نے یہ نشاندہی کر دی ہے تو میں کمشنر صاحب سے اس کے متعلق ضرور بات کروں گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا ہے کہ یہ ڈویژنل پبلک سکول ایک private identity ہے تو ان کے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور ان کی اپنی Selection Committee ہے۔ پہلے اس بات کو clear کیا جائے کہ یہ سرکاری ادارہ ہے یا یہ پرائیویٹ ادارہ ہے؟ اگر یہ ادارہ پرائیویٹ ہے تو پھر اس کے متعلق یہاں پر کیوں بحث ہو رہی ہے؟ کیونکہ یہاں پر تو سرکاری محکموں کے issues پر بحث ہو سکتی ہے۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! میرے بچے اس سکول میں پڑھتے ہیں یہ سیمی گورنمنٹ سکول ہے، یہ پرائیویٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! کمشنر صاحب اس سکول کے چیئرمین ہیں اور یہ خود سے اپنے لئے فنڈز create کرتے ہیں۔ گوجرانوالہ میں بڑے سرمایہ دار لوگ ہیں ان سب نے مل کر یہاں funding کی تھی۔ آپ کے بچے تو اب وہاں پڑھ رہے ہیں میری بیٹی نے میٹرک وہاں سے کیا تھا اور اس نے top کیا تھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی ساری باتیں مان لیتے ہیں کہ بچے وہاں پڑھ رہے ہیں یہ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب پھر جو سکول لالہ موسیٰ میں بننے جا رہا ہے اور یہ ساری لسٹ آپ کے سامنے ہے۔ وہاں ہیڈ مسٹریس بھی وہی ہے جو اپنا انٹرویو بھی خود لے رہی ہے۔ وہ گریڈ-18 میں جا رہی ہے۔ اس کے بعد اس سکول کا future کیا ہو گا؟

جناب سپیکر! میں آپ کو صحیح کہہ رہا ہوں اس کو پڑھ لیں کیونکہ یہ غور طلب issue ہے۔ ہم نے 57 کنال زمین بھی دی ہے۔ کمشنر صاحب اس کے سربراہ ہیں تو اس کو Semi Government تو کہہ سکتے ہیں لیکن اس کو بالکل پرائیویٹ نہیں کہہ سکتے اس لئے اس کی انکوائری بھی ضرور ہونی چاہئے۔ یہ کمیٹی کے سپرد کرنے والا سوال ہے۔ اس طرح بالکل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ چیز سامنے آ گئی ہے۔ ہم میرٹ کی بات کرتے ہیں کہ میرٹ پر بھرتی ہو گی۔ ہم پرنسپل بھرتی کرنے لگے تو ہم نے اس کی عمر دیکھی ہے نہ اس کی ایجوکیشن دیکھی ہے۔ وہ ایم اے ٹیچر ایجوکیشن ہے۔ وہ کیا اتنے بڑے ادارے کو چلائے گی؟ آپ کے سامنے جو issue ہے یہ بڑا اہم ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو ایجوکیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ دو ماہ میں پیش کی جائے گی۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8137 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یوتھ فیسٹیول کے مقابلوں کے جج بننے والے اساتذہ کے مسائل

*8137: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم میں یوتھ فیسٹیول کے زیر انتظام تقریری و تحریری مقابلوں کے جج بننے والے اساتذہ غیر متعلقہ سبجیکٹس سے مقرر کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یوتھ فیسٹیول پر تو کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں جبکہ اساتذہ (مرد / خواتین) کو جو بحیثیت جج دور دراز علاقوں سے آتے ہیں ان کو ٹی اے / ڈی اے نہیں دیا جاتا؟

(ج) کیا حکومت اساتذہ کے مذکورہ مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست نہ ہے۔ ضلع جہلم میں یوتھ فیسٹیول کے زیر اہتمام تقریری و تحریری مقابلوں کے جج بننے والے اساتذہ متعلقہ مضامین سے ہی مقرر کئے گئے تھے۔

(ب) درست نہ ہے۔ جو اساتذہ (مرد / خواتین) بحیثیت جج مقرر ہوتے ہیں اُن کو قواعد و ضوابط کے تحت ٹی اے / ڈی اے کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ ضلع جہلم میں منعقد کردہ یوتھ فیسٹیول کے حوالے سے کسی بھی استاد کی ٹی اے / ڈی اے کے لئے درخواست زیر التواء نہ ہے۔

(ج) اس حوالے سے محکمہ کو کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اگر کسی قسم کی بے ضابطگی محکمہ کے نوٹس میں لائی گئی تو اس کا فوری ازالہ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ہمیشہ کی طرح سارے جوابات نفی میں ہیں۔ انہوں نے جز (ب) میں کہا ہے کہ درست نہ ہے جو اساتذہ (مرد / خواتین) بحیثیت جج مقرر ہوتے ہیں اُن کو قواعد و ضوابط کے تحت ٹی اے / ڈی اے کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ان لوگوں کے ٹی اے / ڈی اے کا کیا معیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یوتھ فیسٹیول میں ان کو آنے جانے کا کرایہ دیا جاتا ہے اور ان کو کیا دینا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں وہ جتنے دن stay کرتے ہیں اس کا خرچہ دیا جاتا ہے۔ یہ دور دراز علاقوں سے نہیں تھے بلکہ ڈویژن، ضلع اور تحصیل کی سطح پر خادم اعلیٰ نے پہلی دفعہ شروع کیا جب بچوں کے تقریری مقابلے کرائے گئے۔ یہ 12-2011 اور 14-2013 میں ہوا۔ ان میں جج ایک ضلع سے بلائے جاتے تھے وہ ججمنٹ کرتے تھے کہ بچے کیسے تقریریں کر رہے ہیں جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ نمبر دیتے تھے۔ ان کو قانون کے مطابق ٹی اے / ڈی اے دیا جاتا ہے جیسے ہمارا بھی مقرر ہے۔ ہمیں بھی گاڑی کا یا آنے جانے کا اور attend کرنے کا خرچہ ملتا ہے۔ اسی طرح ان کا بھی ٹی اے / ڈی اے ہوتا ہے کوئی لاکھوں روپیہ تو ان کو نہیں دیا جاتا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے خادم اعلیٰ کی definition چاہتی ہوں۔ مجھے چیف منسٹر کا تو پتا ہے لیکن خادم اعلیٰ کا مجھے نہیں پتا براہ مہربانی define کر دیں پھر میں پوچھوں گی کہ خادم اعلیٰ کون ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ہم خادم اعلیٰ وزیر اعلیٰ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ دن رات ہر محکمہ میں خدمت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بتا دیں کہ ہم کن کو خادم اعلیٰ کہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ہم وزیر اعلیٰ کو خادم اعلیٰ کہتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آئین میں ایسا کوئی عہدہ نہیں ہے اس لئے میں نے پوچھ لیا ہے۔ آپ کی مہربانی کہ میرے علم میں اضافہ ہو گیا کہ وزیر اعلیٰ خادم اعلیٰ ہیں۔ اگر ہم اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8427 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: گورنمنٹ پرائمری سکول برنالی میں مزید کمروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8427: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول برنالی ضلع گجرات پی پی-113 میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد 273 ہے اور اس میں آٹھ سیکشن ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں صرف پانچ کلاس روم ہیں جس بناء پر ایک کمرے میں دو کلاسز بیٹھتی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سکول میں مزید کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست ہے ۔ گورنمنٹ پرائمری سکول برنالی ضلع گجرات پی پی-113 میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد 274 ہے جبکہ مذکورہ سکول میں آٹھ سیکشن کی بجائے سات سیکشن ہیں۔

(ب) درست ہے کہ سکول ہذا میں صرف پانچ کلاس روم ہیں دو کلاسز برآمدہ میں بیٹھتی ہیں۔

(ج) حکومت مذکورہ سکول میں مالی سال 18-2017 کے دوران مزید کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے اس سکول میں کمروں کی کمی پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) میں لکھا ہے کہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول برنالی ضلع گجرات پی پی-113 میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد 274 ہے جبکہ مذکورہ سکول میں آٹھ سیکشن کی بجائے سات سیکشن ہیں۔ جز (ب) میں لکھا ہے کہ درست ہے کہ سکول ہذا میں صرف پانچ کلاس رومز ہیں دو کلاسز برآمدہ میں بیٹھتی ہیں اور آگے جز (ج) میں کہتے ہیں کہ حکومت مذکورہ سکول میں مالی سال 18-2017 کے دوران مزید کمرے بنائے گی۔ میں یہ سوال پوچھتا ہوں کہ missing

facilitiesکے متعلق ہم تین سال سے بتا رہے ہیں۔اس مسئلہ میں کس کی لاپرواہی ہے کہ بچے برآمدہ میں بیٹھ رہے ہیں اور کیا حکومت لاپرواہی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! بچوں کی تعداد274 ہے، سات سیکشن ہیں، پانچ کلاس رومز ہیں اور مالی سال18-2017 میں مزید دو کمرے بنا دیئے جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے سکولوں کی یہی حالت رہے گی اور محکمہ خود نہیں دیکھے گا اور کیا یہ missing facility نہیں ہے کہ 274 طالبعلم ہیں اور ان کے لئے صرف پانچ کمرے ہیں۔یہ لاپرواہی ہے اگر میں سوال نہ دیتا تو پھر وہ بچے باہر ذلیل و خوار ہوتے رہتے، وہ کتنے عرصے سے ہو رہے ہیں تو اس کا کون ذمہ دار ہے اور کیا محکمہ تعلیم ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! missing facilityاور ہے۔گورنمنٹ خادم پنجاب سکول پروگرام کے تحت اضافی کلاس رومز بنا رہی ہے۔اس کے علاوہDFID والے ہیں جو جنوبی پنجاب میں اور جس جس جگہ نہیں ہیں وہاں مزید کلاس رومز بنا رہے ہیں۔ایسا نہیں ہے کہ گورنمنٹ کام نہیں کر رہی۔وہاں پانچ کلاس رومز ہیں 274 بچے ہیں دو کلاسز برآمدہ میں بیٹھتی ہیں۔اب 18-2017 میںpriority کی بنیاد پر دو مزید کمرے بنا دیئے جائیں گے تو سارے سیکشن کلاس رومز کے اندر بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع بہاولپور: کلاس 5^{th} کے رزلٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6581: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے سال 2014 کے نتائج کے مطابق ضلع بہاولپور کا 5^{th} کلاس کا رزلٹ کیا رہا، بالخصوص انگریزی اور ریاضی مضامین میں طلباء کی کارکردگی کیسی رہی؟

(ب) ضلع بہاولپور میں ریاضی اور انگریزی کے اساتذہ کے لئے ٹریننگ کا کیا اہتمام ہے نیز حکومت ریاضی اور انگریزی تعلیم کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال 2014 میں پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کا رزلٹ 55.59 فیصد جبکہ ضلع بہاولپور کا رزلٹ 62.11 فیصد رہا اسی طرح انگریزی اور ریاضی کا رزلٹ بھی 62.11 فیصد سے زائد رہا۔ یوں انگریزی اور ریاضی کے مضامین میں بھی طلباء کی کارکردگی حوصلہ افزاء رہی۔

(ب) ضلع بہاولپور میں ریاضی اور انگریزی کے اساتذہ کی ٹریننگ کے حوالے سے گزارش ہے کہ بہاولپور کے 5101 اساتذہ نے ریاضی اور سائنس کی ٹریننگ حاصل کی۔ حال ہی میں اگست کے دوران ضلع بہاولپور کے 4945 پرائمری اساتذہ نے دوبارہ ریاضی اور انگلش کے مضامین میں اپنی مہارتوں اور تعلیمی صلاحیتوں میں نکھار لانے کے لئے نئے طریق کار سیکھے تاکہ سکول میں ان سے مزید استفادہ کیا جا سکے۔ مزید یہ کہ نئے بھرتی ہونے والے 1007 اساتذہ کی انڈکشن ٹریننگ بھی کروائی گئی تاکہ سکول جانے سے پیشتر اُن کو بہتر تربیت دی جا سکے جس سے اچھے نتائج حاصل ہوں۔

حکومت نے ریاضی اور انگریزی تعلیم کی بہتری کے لئے مختلف اقدامات اٹھائے ہیں۔ ان مضامین میں پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے مارچ 2015 اور اگست 2015 میں تین تین روزہ تربیتی کورسز کا انعقاد کیا ہے۔ مزید برآں اساتذہ کی سہ ماہی تربیتی ورکشاپ پر بھی ان مضامین کو اہمیت دی جا رہی ہے اور اساتذہ کو دوران تدریس معاونت کے لئے بھی ان مضامین پر توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔ نیز یہ کہ رواں سال میں کرائی گئی ٹریننگ

میں کل 1,80,000 پرائمری ٹیچرز کو ریاضی اور انگلش و سائنس جیسے اہم مضامین پڑھانے کی خصوصی تربیت دی گئی۔ ریاضی اور انگریزی تعلیم کی بہتری کے لئے اساتذہ کی ٹریننگ کے حوالے سے مختلف پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

- جماعت اول تا پنجم کے نصاب کو پڑھنا اور اس کی تیاری کرنا۔ خصوصی طور پر ریاضی اور انگریزی کے عنوانات دلچسپ انداز میں سب بچوں تک پہنچانا۔
- عام موضوعات میں محکمہ تعلیم اور سکول کا تعارف، اور بہتر کلاس روم ماحول۔
- کلاس روم مینجمنٹ اچھے اساتذہ کی خصوصیات، ماڈل سبق کی تیاری اور کلاس روم میں اس کے مطابق پڑھانا۔

مزید برآں Continuous Professional Development پروگرام کی سرگرمیوں کے تحت ہر ماہ کے اختتام پر پرائمری اساتذہ کا پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈے PD DAY کا متعلقہ Cluster Centre پر انعقاد کیا جاتا ہے جس میں تربیت یافتہ عملہ اساتذہ کی تعلیمی سرگرمیوں اور پیشہ وارانہ مہارتوں سے متعلق اساتذہ کی راہنمائی کرتا ہے اور انھیں جدید تعلیمی چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے قابل بناتا ہے۔

سمبڑیال شہر میں گرلز ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*8457: محترمہ شبینہ ذکر یا بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمبڑیال شہر میں کتنے گرلز ہائی سکول ہیں کیا حکومت مزید سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ان کی تعداد ناکافی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور حکومت ان کو پُر کرنے کا ارادہ کب تک رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سمبڑیال شہر میں ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول موجود ہے۔ سمبڑیال شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر مندرجہ ذیل سکول کی نشاندہی کی گئی ہے جسے اَپ گریڈ کیا جا سکتا ہے۔

i. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول نئی آبادی سمبڑیال

حکومت کی منظوری اور فنڈز کی فراہمی کے بعد مندرجہ بالا سکول کو اَپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سمبڑیال میں کل منظور شدہ اسامیاں64ہیں جن میں پرنسپل (گریڈ20) کی اسامی خالی ہے۔ محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے (گریڈ20) میں ترقی کا کیس صوبائی سیلیکشن بورڈ کو بھیجا جارہاہے۔بورڈ کی جانب سے منظوری کے بعد موزوں ٹیچر کومذکورہ سکول میں پرنسپل تعینات کر دیا جائے گا۔

سیالکوٹ میں دانش سکول سے متعلقہ تفصیلات

*8458: محترمہ شبینہ ذکریابٹ: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے دانش سکول کا قیام عمل میں لایا گیاہے ڈسکہ اور تحصیل سمبڑیال میں ان کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اگر کوئی دانش سکول نہیں ہے تو کیوں اور حکومت یہاں کب تک یہ سکول کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کسی دانش سکول کا قیام عمل میں نہ لایا گیاہے۔البتہ ضلع ہذامیں مندرجہ ذیل دو سکولوں کو "سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی" کا درجہ دیا جاچکا ہے۔ جن کے تمام امور دانش اتھارٹی چلارہی ہے۔

i. گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول برائے طلباء، سیالکوٹ

ii. گورنمنٹ لیڈی اینڈرسن ہائر سیکنڈری سکول برائے طالبات سیالکوٹ

(ب) ابتدائی طور پر پنجاب کے چھ پسماندہ اضلاع کا انتخاب کیا گیا۔ان اضلاع میں بہاولپور، رحیم یار خان، میانوالی، اٹک، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور شامل ہیں جہاں اس وقت چودہ دانش سکولز(گرلز و بوائز) کام کررہے ہیں۔سیالکوٹ و دیگر اضلاع میں ان سکولوں کے قیام کا فیصلہ متعلقہ ایکٹ کی روشنی میں مرحلہ وار کیا جائے گا۔

سرگودھا: محکمہ تعلیم میں خالی سیٹوں کی نشاندہی میں بے ضابطگیوں و دیگر تفصیلات

*8549: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ حال ہی میں سرگودھا محکمہ تعلیم کی طرف سے ایجوکیٹرز کی خالی سیٹوں کی نشاندہی میں سنگین غلطیوں کی وجہ سے بھرتی کا عمل مشکوک اور متنازعہ ہو گیاہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ تعلیم نے ریکارڈ کی درستی اور ذمہ داروں کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔اس ضمن میں گزارش ہے کہ مورخہ 05.12.2016تک ایجوکیٹرز کی بھرتی کے لئے اہل امیدواران سے بذریعہ اخبار اشتہار درخواستیں طلب کی گئیں۔ بمطابق شیڈول 09.01.2017تا 16.01.2017انٹرویو کا عمل مکمل ہوا اور مورخہ 07.02.2017کو عبوری فہرستیں برائے اعتراضات آویزاں کی گئیں نیز ای ایس ای (سائنس / میتھ) سکیل نمبر 9اور ایس ایس ای (میتھ) سکیل نمبر16 کے لئے مورخہ 07.02.2017تک بذریعہ اخبار اشتہار درخواستیں طلب کی گئیں اور مورخہ 21.02.2017تا22.02.2017انٹرویو کا عمل مکمل کیا گیا۔ بھرتی کا عمل گورنمنٹ پالیسی 17-2016کے مطابق شفاف طریقہ سے جاری ہے اور اس میں کوئی پیچیدگی اور رکاوٹ حائل نہ ہے۔

(ب) جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹبہ سلطان پور ضلع وہاڑی کے ایلیمنٹری سکول سے متعلقہ تفصیلات

1227: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ساندہ تھانہ ٹبہ سلطان پور ضلع وہاڑی میں طالب علموں کی تعداد 220 جبکہ مطلوبہ تعداد میں ٹیچرز نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں سکیورٹی گارڈ اور چوکیدار بھی نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکول متروڈ پر گاؤں سے دور ویران جگہ پر واقع ہے جس کی وجہ سے ہر وقت دہشت گردی کا خطرہ رہتا ہے؟

(د) کیا حکومت اس سکول میں سکیورٹی گارڈ، چوکیدار، ٹیچر اور دیگر missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ساندہ تحصیل میلسی میں طلبہ کی تعداد 220 کی بجائے 205 ہے۔ یہ بات بھی درست نہ ہے کہ مذکورہ سکول میں اساتذہ کی تعداد کم ہے مذکورہ سکول میں اس وقت 10 اساتذہ کام کر رہے ہیں اور طلبہ کی تعداد کے مطابق اساتذہ کی تعداد Student Teacher Ratio کے مطابق 1:20 بنتی ہے جبکہ محکمانہ قواعد کے مطابق یہ تناسب 1:40 ہے۔

(ب) سکول میں سکیورٹی گارڈ اور چوکیدار کی اسامیاں خالی ہیں۔ مذکورہ سکول میں ایک نائب قاصد تعینات ہے نیز عارضی طور پر ایک چوکیدار کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ سکول گاؤں سے تھوڑا دور ویران جگہ پر واقع ہے۔ نیز کسی بھی قسم کی دہشت گردی کے خطرے سے نمٹنے کے لئے حکومت کے وضع کردہ SOPs کے مطابق انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

(د) مذکورہ سکول میں تمام سہولیات موجود ہیں۔ ٹیچرز کی کوئی اسامی خالی نہیں ہے جبکہ سکول میں سکیورٹی گارڈ اور درجہ چہارم کی خالی اسامیاں آئندہ ہونے والی بھرتی کے دوران پُر کر دی جائیں گی۔ تاہم سکول ہذا میں ایک نائب قاصد تعینات ہے اور عارضی طور پر ایک چوکیدار کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔

ضلع ساہیوال: سرکاری سکول کی انرولمنٹ اور مسنگ فسلیٹیز سے متعلقہ تفصیلات

1246: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر انتظام کتنے سرکاری سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ سکولوں میں بچوں کی انرولمنٹ اور missing facility کے حوالے سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت دس سکولز کام کر رہے ہیں۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ایجوکیشن لاہور کو حوالگی کے وقت مذکورہ بالا دس سکولوں کی انرولمنٹ درج ذیل تھی۔

سکول کا نام	تعداد طلبا	ڈرنکنگ واٹر	چاردیواری	ٹائلٹ	بجلی	فرنیچر
گورنمنٹ پرائمری سکول 57/5-L	34	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	جزوی
گورنمنٹ پرائمری سکول 66/5-L	98	ہاں	ہاں	نہیں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ پرائمری سکول 77/5-L	72	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ پرائمری سکول کھنانہ میاں	59	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ پرائمری سکول 26/11-L	84	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ پرائمری سکول 87-A/6-R	70	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چھینہ کرملی	41	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اکبر شاہ	49	ہاں	ہاں	ہاں	نہیں	ہاں
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 124/9-L	120	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 112/9-L چکی وسراں	77	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں

قصور: حلقہ پی پی۔180 کے سکولوں میں مسنگ فسلیٹیز کی فراہمی

1282: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔180 قصور کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز میں missing facilities ہیں؟

(ب) سال 2014-15 اور 2015-16 میں اس حلقہ کے سکولوں میں missing facilities کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی، ان سکولوں کے نام اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس حلقہ کے تمام سکولوں میں missing facilities کب تک مہیا کر دی جائیں گی ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔180 قصور کے 13 پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں missing facilities موجود ہیں۔ ان سکولوں میں جن بنیادی سہولیات کی کمی ہے، اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹائلٹ بلاک	08
چاردیواری	23
فراہمی بجلی	02

سکول وار تفصیل۔(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) مالی سال15-2014اور16-2015میں حلقہ پی پی۔180 میںmissing facilities کی مد میں 43.625ملین کی رقم مختص کی گئی جس میں سے اب تک40.060ملین رقم خرچ کی گئی ہے۔ سکول وار تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔180قصور کے جن سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات مہیا نہیں ہیں اُنھیں مالی سال17۔2016کی سکیم میں شامل کیا جارہاہے توقع ہے کہ عنقریب اس حلقہ کے بنیادی سہولتوں سے محروم سکولوں کو بنیادی سہولیات فراہم کردی جائیں گی۔

سرگودھا گورنمنٹ کمیونٹی ماڈل مڈل سکول چک نمبر29شمالی میں اساتذہ کی تعیناتی

1306:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کمیونٹی ماڈل مڈل سکول چک نمبر29شمالی سرگودھا کی عمارت کی تعمیر2سال قبل مکمل ہوئی لیکن اس سکول میں ضروری عملہ تعینات نہیں کیا گیا ہے جس کی وجہ سے کلاسوں کا اجراء نہیں ہو سکا ہے؟

(ب) کیاحکومت درج بالا سکول میں عملہ تعینات کر کے کلاسوں کا اجراء یقینی بنائے گی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ گورنمنٹ کمیونٹی ماڈل مڈل سکول چک نمبر29شمالی سرگودھا کی بلڈنگ دو سال قبل مکمل ہو گئی تھی لیکن محکمہ بلڈنگ نے یہ عمارت2016میں محکمہ تعلیم کے حوالے کی جس کے بعد محکمہ سکول ایجوکیشن نےSNEکی منظوری کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو لیٹر نمبرSO(SNE)Sargodha/2016مورخہ14۔06۔2016کے تحت ارسال کر دیا ہے۔ SNEکی منظوری کے بعد عملہ تعینات کر دیا جائے گا۔لیٹر کی کاپی ساتھ(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عارضی طور پر سکول میں عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔اور مڈل کلاسز کا اجراء بھی کر دیا گیا ہے۔

فیصل آباد:گورنمنٹ پرائمری سکول
چک نمبر367گ۔ب جڑانوالہ سے متعلقہ تفصیلات

1310:باؤاختر علی:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 367 گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں ٹیچروں اور تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد کتنی ہے، کلاس وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹیچر سکول میں حاضر نہیں ہوتے لیکن حاضری لگی ہوتی ہے ان کو چک نمبر 367 گ ب کے لنمبر دار کی سرپرستی بھی حاصل ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان اساتذہ کے خلاف کارروائی کرنے اور ان کو سکول میں پورا ٹائم دینے کا پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 367 گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں ٹیچرز کی تعداد تین ہے۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی کلاس وار تعداد درج ذیل ہے:

کچی	اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	میزان
44	20	16	10	07	04	101

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ سکول ہذا کا باقاعدگی سے وزٹ ہوتا ہے اور متعلقہ AEO کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول کا جب بھی وزٹ کیا گیا ٹیچرز کو ڈیوٹی پر حاضر اور مصروف کار پایا گیا۔ علاوہ ازیں مانیٹرنگ ٹیمیں بھی باقاعدگی سے سکولوں کا وزٹ کرتی ہیں۔ چک نمبر 367 گ ب کے لنمبر دار کی ٹیچرز کو سرپرستی حاصل نہیں بلکہ وہ سکول کونسل کا باقاعدہ ممبر ہے اور سکول کونسل کے اجلاسوں میں بھی شرکت کرتا ہے۔

(ج) مذکورہ سکول کے اساتذہ اپنی ڈیوٹی باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں اور اگر کوئی ٹیچر ایسی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے خلاف فوری طور محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں ٹیچرز و دیگر متعلقہ تفصیلات

1341: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں سکولز ایجوکیشن کے کتنے ٹیچرز ریگولر اور کتنے کنٹریکٹ پر ہیں؟

(ب) کنٹریکٹ پر کام کرنے والے اساتذہ کے نام وعہدہ سے تفصیلاً آگاہ کریں؟

(ج) ضلع ہذا میں 2013 سے اب تک کتنے سکول اپ گریڈ کئے گئے، ان کی تعداد اور نام سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ضلع کے کتنے سکولوں کی سکیورٹی کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں نیز سکیورٹی کے انتظامات کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے یا سکول انتظامیہ کی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں سکول ایجوکیشن کے ریگولر اور کنٹریکٹ ٹیچرز کی تعداد درج ذیل ہے۔

ریگولر	کنٹریکٹ
6764	1782

(ب) کنٹریکٹ پر کام کرنے والے اساتذہ کے نام اور عہدے کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈیرہ غازی خان میں 2013 سے اب تک 9 سکولز اپ گریڈ ہوئے ہیں۔ اُن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ٹھیکر تحصیل تونسہ
2۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول مت چانڈیہ
3۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ہاران بور
4۔ گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول ٹک شیر
5۔ گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول مت کرانی
6۔ گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول چانالہ
7۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول مُدرانی
8۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول ریٹرا
9۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول جہان خان

(د) ضلع ڈیرہ غازی خان میں 691 سکولوں کے سکیورٹی کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ صوبائی سطح پر تمام تعلیمی اداروں میں سکیورٹی کے انتظامات یقینی بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً ضلعی حکومتوں کو ہدایات دیتا رہتا ہے اور اس ضمن میں محکمہ داخلہ پنجاب اور دیگر سکیورٹی اداروں کے طے شدہ (SOPs) پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ تعلیمی اداروں کی سکیورٹی محکمہ سکول ایجوکیشن اور ضلعی حکومت کے ماتحت سکول انتظامیہ کی مشترکہ طور پر ذمہ داری ہے۔

ضلع گجرات محکمہ سکولز ایجوکیشن میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

1412: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2013 سے آج تک گریڈ ایک سے پانچ گریڈ تک جتنے لوگ محکمہ سکولز ایجوکیشن ضلع گجرات میں بھرتی ہوئے ہیں ان کے نام اور پتے بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل آرمی کے ریٹائرڈ لوگ بھی اس ضلع میں بھرتی ہوئے ہیں اگر ہاں تو ان کے نام اور پتا جات نیز بھرتی کا طریق کار بتایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یکم جون 2013 سے آج تک 53 ملازمین گریڈ ایک میں بھرتی کئے گئے جو کہ معذور ہیں فہرست (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ماہ اگست 2016 میں 620 ملازمین گریڈ ایک میں بھرتی کئے گئے۔ اس کے علاوہ کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔

(ب) درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل 147 میٹرک پاس آرمی کے ریٹائرڈ لوگ بھی ضلع گجرات میں بھرتی ہوئے ہیں فہرست (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بھرتی ریکروٹمنٹ پالیسی 2015 کے تحت کی گئی کاپی (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔72 فیصل آباد کے سکولوں میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1418: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔72 فیصل آباد کے جن گرلز و بوائز ہائی سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہے ان سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی تعداد سکول وار بتائیں؟

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حکومت ان سکولوں میں کب تک خالی اسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔72 فیصل آباد میں بیس بوائز اور گرلز ہائی / ہائر سیکنڈری سکولوں میں اساتذہ کی کل 42 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Gender	HM	SS	SSS	SST	EST	PST	Total
Male	–	–	–	1	15	2	18
Female	3	2	2	2	10	15	24

سکول وار خالی اسامیوں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی جانب سے تبادلہ جات پر پابندی اور اساتذہ کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے یہ اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) آئندہ ریکروٹمنٹ میں حکومت کی جاری کردہ پالیسی کے مطابق ان خالی اسامیوں پر اساتذہ کو تعینات کر دیا جائے گا۔

ضلع ساہیوال: سکولوں میں مسنگ فسلیٹیز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1420: جناب وحید اصغر ڈوگر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال مالی سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران کتنی رقم سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کے لئے ضلعی حکومت اور صوبائی حکومت نے فراہم کی؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی بقایا ہے۔ اس ضلع میں ان سالوں کے دوران جن سکولوں میں missing facilities فراہم کی گئیں ان سکولوں کے نام اور جو جو سہولیات فراہم کی گئیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان سالوں کے دوران حلقہ پی پی-224 ساہیوال کے سکولوں کے لئے اس پروگرام کے تحت کتنی رقم مختص کی گئی جن سکولوں میں سہولیات فراہم کی گئیں ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حکومت نے ضلع ساہیوال میں مالی سال 15-2014 کے دوران مبلغ 261.2 ملین کی رقم سکولوں میں missing facilities کے لئے فراہم کی گئی ہے۔ اور مالی سال 16-2015 کے دوران مبلغ 137 ملین کی رقم missing facilities کے لئے فراہم کی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں 15-2014 اور 16-2015 کے دوران سرکاری سکولوں میں missing facilities کی مد میں فراہم کردہ رقم اور دیگر تفصیلات (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ان سالوں کے دوران حلقہ پی پی-224 ساہیوال کے سکولوں کے لئے اس پروگرام کے تحت مختص کی گئی رقم اور دیگر جملہ تفصیلات (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ملتان: پی پی-200 کے سکولوں کی اپ گریڈیشن اور مسنگ فسلیٹیز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1468: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2013تا2016پی پی-200 ملتان میں کتنے سکول(لڑکوں اور لڑکیوں) کواپ گریڈ کیا گیا؟

(ب) اس عرصہ کے دوران پی پی-200 میں کتنے سکول (لڑکوں اور لڑکیوں) میں missing facility کی مد میں رقوم خرچ کی گئی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) سال2013تا سال 2016کے دوران پی پی-200میں مندرجہ ذیل گرلز سکولوں کو اپ گریڈ کیاگیا۔

سیریل نمبر	تعداد سکولزاپ گریڈ	لیول	بوائز	گرلز	کل
1	پرائمری سے مڈل سکول	مڈل	–	3	3
2	مڈل سے ہائی سکول	ہائی	–	6	6
	کل	–	–	9	9

نوٹ: سکولوں کی تفصیل(Annex- A)ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال2013تا2016کے دوران حلقہ پی پی-200میں89سکولوں میں ناکافی سہولیات کی مد میں89.161ملین روپے خرچ کئے گئے جن میں50گرلز اور39بوائز سکولز شامل ہیں۔ تفصیل(Annex-B)ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات: گرلز پرائمری سکول رندھیر سے متعلقہ تفصیلات

1473: میاں طارق محمود: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رندھیر گاؤں یونین کونسل بھاؤ گیسٹ پور ضلع گجرات میں گرلز پرائمری سکول کب بنایا گیا تھا؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ سکول ہذا کی بلڈنگ خراب ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکول محکمہ جنگلات کے ساتھ ہے اور نزدیک ترین کوئی گرلز پرائمری سکول نہ ہے؟

(د) کیاحکومت سکول کواپ گریڈکرکے مڈل کادرجہ دینےاور بلڈنگ بنانے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تووجہ بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) رندھیر گاؤں یونین کونسل بھاؤ گیسٹ پور ضلع گجرات میں گرلز پرائمری سکول مورخہ 1975-01-01 کو بنایا گیا تھا۔

(ب) درست نہ ہے۔ سکول کی عمارت دو کمروں، برآمدہ اور واش روم پر مشتمل ہے۔ سکول کی چار دیواری بھی مکمل ہے جبکہ فرش معمولی خراب ہیں ۔

(ج) درست ہے۔ سکول محکمہ جنگلات کے قریب ہے اور گاؤں کے نزدیک ہے۔ جبکہ نزدیک ترین گرلز پرائمری سکول نہ ہے۔

(د) مذکورہ سکول اپ گریڈ کے لئے feasible نہ ہے۔ کیونکہ طلباء کی تعداد کم ہے۔

گورنمنٹ پرائمری سکول بدھوال (گجرات) میں سہولیات کی فراہمی

1474: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول بدھوال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کب بنا تھا اب بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول میں بجلی اور پانی کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کا سکول جانا ناممکن ہو گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سکول کو آباد کرنے کے لئے پانی و بجلی کی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پرائمری سکول بدھوال 1993-04-16 کو بنا تھا۔ سکول کی عمارت دو کمرے لیٹرین چار دیواری پر مشتمل ہے۔ گیٹ بھی لگا ہوا ہے۔ ایک کمرہ بمعہ برآمدہ خطرناک ہے۔ جو کہ زیر مرمت ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں پانی کی سہولت موجود ہے، بجلی نہ ہے لیکن بچے سکول میں آکر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(ج) حکومت نے بجلی کے نئے کنکشن کے لئے سات لاکھ چار ہزار آٹھ سو ساٹھ روپے کا ڈیمانڈ نوٹس جاری کروایا تھا۔ جو کہ مورخہ 2014-04-01 کو جمع بھی کروا دیا تھا۔ اب نئے کنکشن

کے لئے کام جاری ہے۔ بجلی کے پول لگ چکے ہیں اور کیبل کا کام جاری ہے، جو کہ چند روز میں مکمل ہو جائے گا۔

لاہور: تعلیمی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1479: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے سرکاری پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول موجود ہیں؟

(ب) ان سرکاری سکولوں میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کیا ہے؟

(ج) ان سرکاری سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعداد کیا ہے؟

(د) کیا سرکاری سکولوں میں اساتذہ اور بچوں کی تعداد کے تناسب کا خیال رکھا جاتا ہے؟

(ہ) کیا ان سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی تعداد بچوں کی تعداد کی مناسبت سے ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل پرائمری / مڈل / ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں۔

پرائمری	مڈل	ہائی سکول	ہائر سیکنڈری سکول	میزان
565	228	344	23	1160

(ب) ان سرکاری سکولوں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تعداد 592129 ہے۔

(ج) ان سرکاری سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعداد 11441 ہے۔

(د) سرکاری سکولوں میں اساتذہ اور بچوں کی تعداد کے تناسب کا خیال رکھا جاتا ہے اور چالیس طالبعلموں کے لئے ایک استاد کا ہونا ضروری ہے۔

(ہ) ان سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی تعداد بچوں کی تعداد کی مناسبت سے ہے۔

گجرات: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈنگہ میں کمروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1500: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈنگہ میں طالبات کی تعداد کتنی ہے اگر طالبات کی تعداد زیادہ ہے تو حکومت اس میں نیا بلاک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ طالبات کے بیٹھنے کی جگہ ناکافی ہے اگر ایسا ہے تو حکومت اس کے بارے میں کیا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سکول میں کمروں کی تعمیر کی سکیم سالانہ بجٹ 17۔2016 میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈنگہ میں طالبات کی تعداد 1320 ہے۔ طالبات کی تعداد زیادہ ہے اور کمروں کی تعداد کم ہے۔ اس سلسلہ میں ضلعی حکومت گجرات کی طرف سے 8.816 ملین کے فنڈز کی درخواست زیر نمبر DDC/GRT/2015(9)2 مورخہ 22۔08۔2015 کو محکمہ سکول ایجوکیشن میں موصول ہوئی تھی تاہم مالی سال 18-2017 میں اضافی کمروں کی سکیم میں ضلع گجرات کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) درست ہے۔ جیسا کہ جواب جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ مالی سال 17-2016 کی سکیم میں ضلع گجرات شامل نہیں ہے تاہم آئندہ مالی سال کے دوران ضلع گجرات میں اضافی کمروں کی تعمیر کے لئے فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔

(ج) جُز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: گورنمنٹ مڈل سکول مزنگ میں عملہ صفائی کی تعیناتی کا مسئلہ

1535: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ مڈل سکول مزنگ لاہور میں سال 2012 سے صفائی کے لئے عملہ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول میں صفائی کے لئے بچوں کی ہفتہ وار ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سکول میں عملہ صفائی کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ مڈل سکول روزہ پیر ابو اسحاق، مزنگ لاہور سے مسماۃ لالہ بی بی خاکروبہ مورخہ 30.11.2013 کو ریٹائرڈ ہو گئی تھی۔ اس کے بعد سکول کی صفائی کے لئے SMC فنڈ سے پرائیویٹ خاکروب کا انتظام کیا گیا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ سکول کی صفائی کے لئے بچوں کی ہفتہ وار ڈیوٹیاں قطعاً نہیں لگائیں گئیں۔ پرائیویٹ خاکروب موجود ہے جو سکول کی صفائی کرتا ہے۔

(ج) محکمہ تعلیم ضلع لاہور میں کلاس فور کی بھرتی کے شیڈول کا اشتہار جلد ہی اخبارات میں دے دیا جائے گا۔ آئندہ کلاس فور کی بھرتی میں مذکورہ سکول میں خاکروب کی خالی اسامی کو پُر کر دیا جائے گا۔

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک 29 شمالی سرگودھا میں مڈل کلاسز کا اجراء

1552: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 29 شمالی سرگودھا کی اپ گریڈیشن برائے مڈل سکول منظور ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مڈل کلاسوں کے لئے ضروری بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے لیکن ابھی تک مطلوبہ ٹیچرز تعینات نہ ہونے کی وجہ سے چھٹی کلاس میں داخلہ شروع نہیں ہو سکا؟

(ج) حکومت مڈل کلاسوں کے اجراء کے لئے مطلوبہ عملہ کب تک تعینات کرے گی تاکہ مڈل کلاسوں کا اجراء بلاتاخیر ہو سکے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک 29 شمالی کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔ جہاں تک مطلوبہ ٹیچرز تعینات کرنے اور چھٹی کلاس میں داخلہ شروع کرنے کا تعلق ہے اس ضمن میں گزارش ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے مڈل سکول کا سٹاف (SNE) بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(SNE)Sargodha/2016 مورخہ 22-08-2016 کر دیا ہے مسمات ثناء اکرم ایس ایس ٹی اور فوزیہ امین ای ایس ٹی کو سکول ہذا میں تعینات کر دیا گیا ہے۔

آرڈر کا پیAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔چھٹی کلاس میں داخلے کا آغاز بھی کر دیا گیا ہے۔

(ج) نئی بھرتی کا اشتہار دیا جا رہا ہے اور متعلقہ سکول کی خالی اسامیاں اشتہار میں شامل کر دی جائیں گی۔آئندہ ریکروٹمنٹ میں خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

لاہور:پی پی۔148میں سکولز سے متعلقہ تفصیلات

1566:میاں محمد اسلم اقبال:کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی حلقہ پی پی۔148لاہور میں کل کتنے سکولز ہیں؟

(ب) ان میں بچے اور بچیوں کی تعداد بتائی جائے؟

(ج) 2014میں ان سکولز میں کتنی تعداد تھی اور اب2015میں کتنیenrolmentہوئی؟

(د) ان سکولز کے تمام ہیڈ ماسٹر،ہیڈ مسٹریس اور پرنسپل کے نام اور تعیناتی کی تاریخ بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور کے حلقہ پی پی۔148میں کل35سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تعداد سیکنڈری سکولز	تعداد پرائمری/ ایلیمنٹری سکولز(بوائز)	تعداد پرائمری/ ایلیمنٹری سکولز(گرلز)	میزان
1۔	بوائز(09)گرلز(09)	06	11	35

(ب) ضلع لاہور کے حلقہ پی پی۔148بچے اور بچیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تعداد طلباء سیکنڈری	تعداد طالبات سیکنڈری	تعداد طلباء پرائمری/ ایلیمنٹری(بوائز)	تعداد طلباء پرائمری/ ایلیمنٹری(گرلز)	میزان
1	7002	9212	1048	2803	20065

(ج) ضلع لاہور کے حلقہ پی پی۔148میں سکولز میں بچوں اور بچیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

سال	DEO(SE), Lahore	DEO(M-EE), Lahore	DEO(W-EE), Lahore	میزان
2014	17215	1005	2788	21008
2015	16690	1048	2803	20541

(د) کاپی کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

سکول اساتذہ پر عائد بے جا پابندیوں سے متعلقہ تفصیلات

1567:الحاج محمد الیاس چنیوٹی:کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا سکولز میں طلباء کی کم حاضری پر اساتذہ کو جرمانے و سزا کا کوئی قانون ہے اگر ہے تو کم از کم کتنے فیصد حاضری پر جرمانہ / سزا ہے اور کتنے فیصد تک معافی ہے؟

(ب) ترقی یافتہ ممالک میں سکولوں میں طلباء کی حاضری کتنے فی صد تک رائج ہے کیا ان ممالک میں بھی کم حاضری پر جرمانہ سزا متعین ہے اگر ہے تو اس کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) گزشتہ چھ ماہ کے دوران کتنے کتنے فیصد حاضری پر تحصیل چنیوٹ کے کن کن اساتذہ کو جرمانہ / سزا ہوئی ہر ایک کی تفصیل الگ الگ کیا ہے؟

(د) کیا طلباء کو سکولوں میں حاضر کرنا اساتذہ کے فرائض میں شامل ہے اگر نہیں تو اس ناکردہ گناہ پر اساتذہ کو جرمانہ / سزا سروس بک میں Red Entry کیوں کی جارہی ہے؟

(ہ) اساتذہ کی سالانہ اتفاقیہ چھٹیاں کتنی ہیں۔ چھٹی کے حصول کا کیا طریق کار ہے فوتیدگی کی بروقت پیشگی اطلاع کس طرح دی جاسکتی ہے؟

(و) تحصیل چنیوٹ میں کل کتنے پرائمری اساتذہ (میل + فی میل) ہیں ان میں سے کتنے اساتذہ (میل + فی میل) پولیو ڈیوٹی کر رہے ہیں ایک سکول میں سے کتنے فیصد اساتذہ (میل + فی میل) کو پولیو ڈیوٹی پر لگایا جاسکتا ہے اور کتنے اساتذہ (میل + فی میل) کا سکول میں حاضر ہونا ضروری ہے پولیو ڈیوٹی کرنے والے اساتذہ کا سکول میں باقاعدہ حاضری اندراج کس قانون کے تحت ہوتا ہے اگر ایسا نہیں تو ایک استاد ایک وقت میں دو جگہ پر حاضر کیسے ہو رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) Chief Minister Punjab School Reforms Road Map میں ہر سکول کے لئے طلباء کی حاضری کا ٹارگٹ 90 فیصد ہے طلباء کی تعداد کم ہونے کی صورت میں اساتذہ کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) محکمہ جواب دینے سے قاصر ہے۔

(ج) گزشتہ چھ ماہ کے دوران 90 فیصد سے کم حاضری پر تحصیل چنیوٹ کے 30 اساتذہ کو جرمانہ / سزا ہوئی ہے۔ ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کوالٹی ایجوکیشن کو بہتر بنانے کے لئے طلباء کو سکولوں میں حاضر کرنا اساتذہ کے فرائض میں شامل ہے۔

(ہ) اساتذہ کی سالانہ اتفاقیہ چھٹیاں25ہیں۔ فوتیدگی کی بروقت پیشگی اطلاع بذریعہ فون دی جاسکتی ہے۔اتفاقیہ چھٹیاں کسی پرائیویٹ کام کی وجہ سے لی جاسکتی ہیں۔

(و) چنیوٹ گورنمنٹ پرائمری وایلیمنٹری اور ہائی سکولز (میل + فی میل) میں پرائمری اساتذہ کی کل تعداد1176ہے۔ متعلقہ یو سی/وارڈ کے سکولوں سے پرائمری اساتذہ کی ڈیوٹی پولیو مہم پر لگائی جاتی ہے ان میں تقریباً ایک ایک استاد کی پولیو ڈیوٹی لگائی جاتی ہے ان اساتذہ کی حاضری سکول میں نہیں لگتی بلکہ محکمہ صحت میں لگتی ہے ان کے آرڈر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کئے جاتے ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: گرلزو بوائزہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1569: جناب طارق محمود باجوہ: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ننکانہ میں گرلزو بوائز کے کتنے ہائی سکولز کس کس مقام پر ہیں؟

(ب) کیاان ہائی سکولز میں سائنس ٹیچر کی اسامیاں ہیں، کس کس سکول میں کون کون سی اسامی خالی ہے؟

(ج) کیا ہر سکول میں سائنس لیب اور کمپیوٹر لیب مکمل ہے؟

(د) کیاضلع کے تمام ہائی سکولز میں سہولیات مکمل ہیں اگر نہیں توکب تک missing facility مکمل کی جائیں گی؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں گرلز36، بوائز53، کل89ہائی سکولز ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب کے اِن ہائی سکولز میں سائنس ٹیچر کی کل125اسامیاں ہیں، اِن میں دس اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ننکانہ صاحب کے54 ہائی سکولوں میں سائنس لیب موجود ہے،35ہائی سکولوں میں سائنس لیب موجود نہ ہے۔ ضلع ننکانہ صاحب کے تمام ہائی سکولوں میں آئی ٹی لیب موجود ہے جن کی تفصیل(Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ننکانہ صاحب کے 75 ہائی سکولوں میں سہولیات مکمل ہیں جبکہ 14 سکولوں میں موجودہ مالی سال کے دوران missing facilities مکمل کی جارہی ہیں۔ تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گجرات: پی پی۔111 کے گرلز و بوائز سکولوں میں کمروں کی تفصیلات

1571: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر پی پی۔111 میں کتنے گرلز و بوائز سکول کہاں کہاں کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کمروں کی تعداد سکول وار بتائیں؟

(ج) کیا ان سکولوں میں کمروں کی تعداد طالب علموں کے مطابق پوری ہے کس کس سکول میں کمرے طالب علموں کے مطابق کم ہیں۔ ان میں مزید کمروں کی تعمیر کرنے کے لئے حکومت مالی سال 17-2016 میں فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گجرات شہر میں پی پی۔111 میں پچاس گرلز و بوائز سکولز چل رہے ہیں ۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں کمروں کی تعداد سکول وار (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔111 میں موجود سکولوں میں طالب علموں کے مطابق جتنے کمروں کی ضرورت ہے اُس کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب بھر میں اضافی کمروں کی مد میں حکومت نے مالی سال 17-2016 میں 15000 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ تاہم امسال اس میں ضلع گجرات کو شامل نہیں کیا گیا ہے آئندہ سال حکومت ضلع گجرات میں اضافی کمروں کی تعمیر کے لئے فنڈ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے پی پی۔111 کے سکولوں میں اضافی کمروں کی کمی پوری ہو جائے گی۔

فیصل آباد: بوائز و گرلز ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1581: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں بوائز و گرلز ہائی سکولوں کے نام ، جگہ اور ان میں بچوں کی تعداد بتائیں؟
(ب) ان سکولوں میں کون سی سہولیات ہیں؟
(ج) ان سکولوں کے مذکورہ بالا سال کے نتائج کی تفصیل بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) فیصل آباد میں بوائز و گرلز ہائی سکولوں کے نام ، جگہ اور ان میں بچوں کی تعداد کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) فیصل آباد میں بوائز و گرلز ہائی سکولوں میں موجود بنیادی سہولیات کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) ان سکولوں کے نتائج کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

نشان زدہ سوالات کو غیر نشان زدہ سوالات کی فہرست میں شائع کرنا

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پچھلی دفعہ بھی آپ سے request کی گئی تھی کہ ہم جو سوالات اسمبلی میں جمع کراتے ہیں۔ ان پر star بھی لگا کر آپ کے آفس میں جمع کرا دیتے ہیں لیکن وہ اسمبلی میں discussion میں نہیں آتے اور غیر نشان زدہ سوالات کی لسٹ میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ اب یہ بتا دیا جائے کہ اسمبلی کا فورم کس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہم اپنے حلقہ کے لوگوں کے مسائل کے متعلق یہاں سوال دیتے ہیں اگر ان کے جوابات یہاں discuss نہیں ہونے تو پھر ہمارا یہاں پر آنے کا مقصد کیا ہے اور ہم یہاں اس اسمبلی میں کیوں آئے ہیں؟ پچھلے ایک سال سے یہی چل رہا ہے کہ سوال غیر نشان زدہ سوالات کی فہرست میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں کہتے ہیں کہ اس پر نشان لگائیں تو ہم نشان لگا کر بڑی شد و مد کے ساتھ تیاری کر کے سوال دیتے ہیں تا کہ جواب آئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں نے ابھی سیکرٹری صاحب سے request کی کہ میرا سوال اِدھر کیوں آیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حلقہ سے متعلقہ ہے۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہو گیا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ Rule پڑھ لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے پڑھا ہے کہ آپ کی discretion اور power ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ Rule-45(3) پڑھ لیں لیکن میری بات سنیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ میری ایک عرض سن لیں۔ اب یہ دیکھیں کہ یہ حلقے کا سوال ہے اور آپ نے اس کو غیر نشان زدہ فہرست میں ڈال دیا ہے۔ کیا سوال نمبر 2919 اور 2920 حلقے سے متعلقہ نہیں ہیں تو پھر یہ discretion کیوں ہے، میرا سوال ہی ہر مرتبہ غیر نشان زدہ فہرست میں کیوں ڈال دیا جاتا ہے؟ آپ یہ فرمادیں کہ بھئی! آئندہ سے آپ نے اسمبلی میں سوال جمع نہیں کروانے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیوں سوال جمع نہیں کروانے آپ ضرور جمع کروائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر کیا ہم نے اسی طرح سے ذلیل ہونا ہے؟

جناب سپیکر: میں اس کو دیکھتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یعنی ہمارے حلقے کی عوام نے اسی طرح سے ذلیل ہونا ہے کیا وہ اس قابل بھی نہیں ہیں کہ ان کے متعلقہ سوالات اسمبلی فورم پر discuss کئے جائیں؟

جناب سپیکر: میں اس کو اپنے طور پر دیکھتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے دو ماہ پہلے بھی یہی فرمایا تھا بے شک آپ ریکارڈنگ نکلوا کر سن لیں اور آج پھر آپ یہی فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ جو کہہ رہے ہیں وہ میں سنتا ہوں، آپ کی بات میں نے سن لی ہے اگر اللہ کرے آپ اپنی جگہ پر سچے ہوں تو میں اس کا نوٹس لوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس میں سچے جھوٹے ہونے کی کیا بات ہے؟ یہ سوال آج آیا ہے جو کہ ممبر نے دیا ہے اور انہوں نے پڑھا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بس ٹھیک ہے بات ختم ہو گئی۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! نہیں، قطعاً ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھیں میری بات سنیں آپ اس بات کو ذہن سے نکال دیں۔ آپ دونوں صاحبان میرے ساتھ میٹنگ کریں تاکہ میں آپ کو actual position بتانے کی طرف آؤں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ actual position یہاں پر بتائیں تاکہ ہماری پبلک کو بھی پتا چلے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ پھر میں نے آرڈر کر دیا ہے۔because order is order. آپ تشریف رکھیں آپ کی بہت مہربانی مجھے پڑھنے دیں۔ جی، Question Hour is over now.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کے لفظوں سے پتا نہیں چل رہا آپ کے عملوں سے پتا چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! دیکھیں ناں میں آپ کے متعلق کوئی بغض رکھتا ہوں اور نہ ہی کوئی بد عملی کرتا ہوں۔ میں کبھی ایسا نہیں کرتا ہوں۔ آپ کی مہربانی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ ہم کو اسمبلی میں بولنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ بولیں گے ضرور لیکن سیدھا بولیں گے لیکن اگر آپ اس طرح سے بولیں گے تو وہ مناسب نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو حق مجھے اسمبلی نے دیا ہے میں وہ مانگ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بہت مہربانی ہے۔ I am thankful لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو حق کی بات ہے وہ ہم یہاں پر ضرور کریں گے اور وہ آپ سنیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ معزز ممبر ہیں اور میرے لئے قابل احترام ہیں آپ کی بات ضرور سنیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! معزز ممبر کو میں نے کیا کرنا ہے جب میرے حلقے کے کام ہی نہیں ہونے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ کے خلاف کوئی بات ہے تو اس کا نوٹس لیں گے۔ آپ بہت کوشش کرتے ہیں اور میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! لیکن میں نے آپ کو بولنے نہیں دینا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ ہمارا بزنس نہیں آ رہا تو ٹھیک ہو گیا ہے اب اگر وقفہ سوالات ہو یا کچھ بھی ہو ہم حق بجانب ہیں کہ جو وقفہ سوالات کے اندر آپ نے parameters طے کئے ہیں کل سے ہم وہ parameters اپنے لے کر چلیں گے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ کیوں direction دے رہے ہیں اور یہ direction دینے والے کون ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! کوئی بات نہیں ان کا حق ہے ان کو کہنے دیں۔ آپ behave کریں دیکھیں وہ بھی اور آپ بھی معزز ممبر ہیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! [*******]

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! [*******] (شور و غل)

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔ آپ personal attack نہ کریں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ بڑی مہربانی اب آپ مجھے بھی بولنے دیں۔ آپ دونوں صاحبان کا بہت بہت شکریہ۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، چودھری فیصل فاروق چیمہ مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں لہٰذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 14/2405 کے بارے میں مجلس قائمہ مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری فیصل فاروق چیمہ: جناب سپیکر! میں

Starred Question Nos. 2405/2014 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA, PP-271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: جی، اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

ملک محمد حنیف اعوان

سیکرٹری اسمبلی: پہلی درخواست ملک محمد حنیف اعوان، ایم پی اے، پی پی۔114 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"23تا31۔اگست2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مدیحہ رانا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ مدیحہ رانا، ایم پی اے، ڈبلیو۔346 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"31۔اگست تایکم ستمبر2016کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)،ایم پی اے،پی پی۔222 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"31۔اگست تایکم ستمبر2016کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب آزاد علی تبسم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب آزاد علی تبسم،ایم پی اے،پی پی۔51 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29۔اگست تا2۔ستمبر2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب عبدالروف مغل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب عبدالروف مغل،ایم پی اے،پی پی۔94کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2۔ستمبر23،24،27اور28۔جنوری2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ گلناز شہزادی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ گلناز شہزادی، ایم پی اے، ڈبلیو۔329 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"14تا23۔اکتوبر2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی، ایم پی اے، پی پی۔218 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"14تا24۔اکتوبر2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر فرزانہ نذیر، ایم پی اے، ڈبلیو۔323 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"14تا24۔اکتوبر2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب وحید اصغر ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب وحید اصغر ڈوگر، ایم پی اے، پی پی-224 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"22-اگست تا2- ستمبر2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سلطانہ شاہین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ سلطانہ شاہین، ایم پی اے، ڈبلیو-313 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"14-اکتوبر، 19-نومبر تا 5-دسمبر 2016 اور23تا27-جنوری2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق سید محمد محفوظ مشہدی کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 7/17 جناب احمد خان بھچر کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

بھینسوں اور گائے کو لگائے جانے والے خطرناک انجکشن کے دودھ ٹیسٹ میں ہارمون نہ ہونے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! محکمہ لائیو سٹاک نے مفاد عامہ کے مد نظر اور ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپریل 2015 میں بوسٹن 250 اور دیگر اسی طرح کے مصنوعی اور مضر صحت ہارمونز بنانے والی کمپنیوں کے خلاف معزز عدالت اور ڈرگ ریگولیٹر اتھارٹی نے بھی اپنا ٹھوس مؤقف پیش کیا ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک نے نہ صرف اس امر کی نشاندہی کی بلکہ عوام آگاہی اور قانونی کارروائی بھی عمل میں لائی گئی جس کے نتیجے میں زہر قاتل ہارمونز کی رجسٹریشن کینسل کر دی گئی جس کی کاپی لف ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک نے معزز عدالت کے حکم پر کارروائی کرتے ہوئے سال 16-2015 میں مختلف ڈیری فارمز، ویٹرنری ڈرگ سٹورز اور بھینس کالونیوں میں کارروائی کی اور مضر صحت ہارمونز کے خلاف آگاہی دی اور انجکشن بیچنے، خریدنے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ 2905 ویٹرنری ڈرگ سٹور چیک کئے گئے اور 16050 انجکشن پکڑے۔ مزید برآں آگاہی مہم کے سلسلے میں 2976 ڈیری فارم visit کئے گئے جس کی کاپی ساتھ لف ہے۔ واضح رہے کہ boostin injection کو oxytocin کے ساتھ confuse نہ کیا جائے۔ مزید برآں محکمہ لائیوسٹاک نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں رٹ پٹیشن نمبر 2374L/2016، ہائی کورٹ ملتان بنچ میں رٹ پٹیشن نمبر 5086M/16 کے تحت boostin کے خلاف جواب جمع کروایا ہے اور محکمہ قانونی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس گھناؤنے دھندے میں ملوث افراد اور کمپنیوں کے حوالے سے محکمہ لائیوسٹاک نے محکمہ صحت کو ان تمام عوامل سے آگاہ کیا ہے تاکہ ڈرگ انسپکٹر انسانی میڈیکل سٹوروں پر بھی اس کی فروخت پر کارروائی کر سکیں۔ محکمہ لائیو سٹاک

پورے پنجاب میں boostin-250 اور اس طرح کے hormones رکھنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 86/17 بھی آپ کے متعلقہ ہے۔ بھچر صاحب! آپ ان کی بات سنیں کیونکہ آپ کی تحریک التوائے کار کا نوٹس ان کو دیا ہوا تھا اور یہ اس کا جواب دے رہے ہیں۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! دودھ کی کوالٹی کا کنٹرول پنجاب فوڈ اتھارٹی کے purview میں آتا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس حوالے سے بات کر رہے ہیں۔

محکمہ لائیو سٹاک اور ضلعی حکومت لاہور شہر میں زہریلے دودھ کی فروخت روکنے میں ناکام

(---جاری)

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! دودھ کی کوالٹی کا کنٹرول فوڈ اتھارٹی کے purview میں آتا ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک نے گوالا ایسوسی ایشن فروخت کنندگان اور دوسرے علاقوں سے بذریعہ ٹینکر دودھ لانے والے حضرات سے متعدد meetings کر کے ان کے مسائل جاننے کی کوشش کی ہے تاکہ شہریوں کو خالص اور ملاوٹ سے پاک دودھ لاہور میں دستیاب ہو سکے۔ ان meetings کے دوران گوالہ حضرات، دودھی حضرات، دکاندار اور مویشی پال حضرات بشمول ٹینکر مالکان سے درج ذیل مسائل کی نشاندہی ہوئی ہے۔

1. کچھ کمپنیاں اور ادارے درآمد شدہ سستا اور گھٹیا کوالٹی کا خشک دودھ اور whey powder vegetable fat ملا کر جعلی دودھ کی تیاری اور ترسیل میں ملوث ہیں جن کے خلاف محکمہ خوراک اور پنجاب فوڈ اتھارٹی نے بھرپور مہم اور کارروائی شروع کر رکھی ہے۔

2. حکومت کی طرف سے دودھ کی قیمت پر عائد کنٹرول کی وجہ سے لائیوسٹاک farmers نے اپنی production کو نہ صرف روک رکھا ہے بلکہ دودھ دینے والے جانوروں کی disposal بہت تیزی سے جاری ہے۔ مزید برآں دودھ دینے والے جانوروں کی قیمت پر کنٹرول کی وجہ سے آمدن کم ہونے کی وجہ سے اچھے minerals استعمال نہ کروائے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے دودھ کی کوالٹی میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں پانچ ہزار farmers، دکاندار، دودھی اور گھروں کے دودھ کی کوالٹی اور قیمت کی بابت ایک مشترکہ سروے محکمہ لائیوسٹاک، ویٹرنری یونیورسٹی، فوڈ اتھارٹی، USAID اور ڈیری ایسوسی ایشن کے تعاون سے مکمل کیا گیا ہے جس سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ لائیوسٹاک کا farmer دودھ کی مناسب قیمت بوجہ کنٹرول قیمت دودھ کی پیداوار کو بڑھانے اور کوالٹی بہتر کرنے سے گریزاں ہے۔ اس سلسلے میں سفارشات حکومتِ پنجاب کو ارسال کر دی گئی ہیں جن کی تائید کسان کمیشن نے کر دی ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ کی تجویز ہے کہ درآمد کیا جانے والا milk powder اور whey powder پر عائد ڈیوٹی بڑھائی جائے تاکہ مقامی farmers اپنے جانوروں کے دودھ کو مارکیٹ میں لا سکیں۔ مزید برآں خشک دودھ اور whey powder سے بنائے جانے والے جعلی دودھ کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی۔

جناب سپیکر! مزید تجویز ہے کہ تمام دودھ کی دکانات، ٹینکرز، chillers، ڈرم اور دیگر مشینری جو کہ دودھ کی transportation میں استعمال کی جاتی ہے، تمام کمپنیاں اور ادارے ان پر واضح طور پر اپنے ادارے کا نام تحریر کریں تاکہ ملاوٹ شدہ دودھ کا خاتمہ ہو سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 143 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔ جی، صدیقی صاحب!

میاں میر ہسپتال لاہور کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔147 میں 130 بیڈز پر مشتمل گورنمنٹ میاں میر ہسپتال بنانے کے لئے 08-2007 میں منظوری ہوئی اس کے لئے اس وقت کی حکومت نے 440 ملین روپے فنڈز رکھے، اُن میں سے 387 ملین روپے سے بلڈنگ مکمل کر لی گئی بقیہ 53 ملین روپے سے مشینری اور آلات خریدے جانے تھے لیکن کچھ نہیں خریدا گیا۔ یہاں سٹاف مکمل ہے جو سالہا سال سے تنخواہیں لے رہا ہے، ہسپتال میں صرف آؤٹ ڈور کی نامکمل سہولت فراہم کی جارہی ہے اور یہاں ایمرجنسی سمیت کوئی دوسرا شعبہ ہسپتال فنکشنل نہیں ہے۔ ہسپتال میں بیڈز، ادویات، مشینری، آلات اور بنیادی ٹیسٹوں کی سہولت ہی میسر نہیں کی گئی۔ مفاد عامہ کے اس اہم ترین منصوبے سے حکومت کی جانب سے چشم پوشی سے میرے حلقہ کے عوام میں انتہائی پریشانی، اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 148/17 محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور کے ڈاکٹروں کی غفلت اور مناسب علاج نہ ہونے کی وجہ سے نور پور کا بچہ جاں بحق

محترمہ شُنیلا رُوت: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 14۔فروری 2017 کی خبر کے مطابق قصور نور پور کا امجد اپنے دس ماہ کے بیمار بیٹے زبیر کو علاج معالجے کی غرض سے ڈسٹرکٹ ہسپتال لے کر آیا جہاں بچہ ڈاکٹروں کی مبینہ غفلت کی وجہ سے دم توڑ گیا۔ والدین نے الزام عائد کیا ہے کہ ڈاکٹروں اور عملے کی مبینہ غفلت اور مناسب علاج نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا بچہ تڑپ تڑپ کر دم توڑ گیا۔ لواحقین نے حکومتِ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کا جلد از جلد نوٹس لیا جائے اور ذمہ داران کے خلاف

کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان)، قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید)، قاضی احمد سعید، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سردار وقاص حسن مؤکل اور چودھری غلام مرتضیٰ حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ قرارداد مشترکہ طور پر پیش کی جارہی ہے۔ جس طرح سے آپ نے نام پڑھے ہیں اس میں میرے علاوہ تمام پارلیمانی لیڈر ساتھ ہیں اور یہ مشترکہ طور پر پیش کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر کو قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر اپوزیشن لیڈر موجود ہیں تو وہ پیش کر دیں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب! میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ یہ قرارداد مشترکہ طور پر اور unanimously پیش ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ملک بھر میں ہونے والی حالیہ دہشت گردی کی پُرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ 12- فروری 2017 کو کراچی میں نجی ٹی وی چینل کی گاڑی پر ہونے والے حملے میں اسسٹنٹ کیمرہ مین جاں بحق ہو گیا۔ 13- فروری 2017 کو چیئرنگ کراس لاہور میں ہونے والے خودکش حملے میں ڈی آئی جی ٹریفک کیپٹن (ریٹائرڈ) سید احمد مبین اور ایس ایس پی ذوالفقار گوندل سمیت 13 اہلکاران اور شہری شہید ہوئے جبکہ 85 افراد زخمی ہوئے۔ 15- فروری 2017 کو مہمند ایجنسی میں ایک سرکاری دفتر پر حملے میں پانچ افراد شہید ہوئے اور اسی روز پشاور میں جج حضرات کی گاڑی پر خودکش حملے میں ایک شخص جاں بحق ہوا۔ 16- فروری 2017 کو سیہون شریف میں حضرت لعل شہباز قلندر کے مزار

پر خود کش حملے میں 85 زائرین شہید اور 200 سے زائد زائرین زخمی ہوئے۔ گزشتہ رات یعنی 5 اور 6۔مارچ 2017 کی درمیانی شب بھی مہمند ایجنسی کے علاقہ میں واقع پاک افغان بارڈر پر دہشت گردوں نے حملہ کیا اور پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے دس دہشت گرد ہلاک ہوگئے۔ اس حملے میں پانچ فوجی اہلکاران نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان تمام شہدا کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے نیز یہ ایوان شہید ہونے والے سکیورٹی اداروں کے افسران اور اہلکاران کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان ان واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

یہ ایوان دہشت گردی کے خلاف جاری آپریشن "رد الفساد" کی بھرپور تائید اور حمایت کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ 12۔فروری 2017 کو کراچی میں نجی ٹی وی چینل کی گاڑی پر ہونے والے حملے میں اسسٹنٹ کیمرہ مین جاں بحق ہوگیا۔ 13۔فروری 2017 کو چیئرنگ کراس لاہور میں ہونے والے خود کش حملے میں ڈی آئی جی ٹریفک کیپٹن (ریٹائرڈ) سید احمد مبین اور ایس ایس پی ذوالفقار گوندل سمیت 13 اہلکاران اور شہری شہید ہوئے جبکہ 85 افراد زخمی ہوئے۔ 15۔فروری 2017 کو مہمند ایجنسی میں ایک سرکاری دفتر پر حملے میں پانچ افراد شہید ہوئے اور اسی روز پشاور میں جج حضرات کی گاڑی پر خود کش حملے میں ایک شخص جاں بحق ہوا۔ 16۔فروری 2017 کو سیہون شریف میں حضرت لعل شہباز قلندر کے مزار پر خود کش حملے میں 85 زائرین شہید اور 200 سے زائد زائرین زخمی ہوئے۔

گزشتہ رات یعنی 5اور 6-مارچ 2017 کی درمیانی شب بھی مہمند ایجنسی کے علاقہ میں واقع پاک افغان بارڈر پر دہشت گردوں نے حملہ کیا اور پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے دس دہشت گرد ہلاک ہو گئے۔ اس حملے میں پانچ فوجی اہلکاران نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان تمام شہدا کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے نیز یہ ایوان شہید ہونے والے سکیورٹی اداروں کے افسران اور اہلکاران کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان ان واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

یہ ایوان دہشت گردی کے خلاف جاری آپریشن "رد الفساد" کی بھرپور تائید اور حمایت کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ 12-فروری 2017 کو کراچی میں نجی ٹی وی چینل کی گاڑی پر ہونے والے حملے میں اسسٹنٹ کیمرہ مین جاں بحق ہو گیا۔ 13-فروری 2017 کو چیئرنگ کراس لاہور میں ہونے والے خودکش حملے میں ڈی آئی جی ٹریفک کیپٹن (ریٹائرڈ) سید احمد مبین اور ایس ایس پی ذوالفقار گوندل سمیت 13 اہلکاران اور شہری شہید ہوئے جبکہ 85 افراد زخمی ہوئے۔ 15-فروری 2017 کو مہمند ایجنسی میں ایک سرکاری دفتر پر حملے میں پانچ افراد شہید ہوئے اور اسی روز پشاور میں جج حضرات کی گاڑی پر خودکش حملے میں ایک شخص جاں بحق ہوا۔ 16-فروری 2017 کو سیہون شریف میں حضرت لعل شہباز قلندر کے مزار پر خودکش حملے میں 85 زائرین شہید اور 200 سے زائد زائرین زخمی ہوئے۔ گزشتہ رات یعنی 5اور 6-مارچ 2017 کی درمیانی شب بھی مہمند ایجنسی کے علاقہ میں واقع

پاک افغان بارڈر پر دہشت گردوں نے حملہ کیااور پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے دس دہشت گرد ہلاک ہو گئے۔اس حملے میں پانچ فوجی اہلکاران نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان تمام شہدا کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے نیز یہ ایوان شہید ہونے والے سکیورٹی اداروں کے افسران اور اہلکاران کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان ان واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد،ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

یہ ایوان دہشت گردی کے خلاف جاری آپریشن "رد الفساد" کی بھرپور تائید اور حمایت کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے حوالے سے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے کامیاب انعقاد پر اظہار مسرت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے کامیاب انعقاد پر اظہار مسرت کرتا ہے۔ اس موقع پر قومی یکجہتی کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا اور پوری قوم نے جس طرح دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ اس اقدام سے دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت تاثر ابھارنے میں بہت مدد ملی ہے اور مستقبل میں انٹرنیشنل کرکٹ کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ فائنل کے انعقاد سے پاکستان کو تنہا قرار دیئے جانے کا تاثر غلط ثابت ہو گیا اور پاکستان کے مخالفوں کو واضح پیغام بھی مل گیا۔

یہ ایوان اس کامیابی پر حکومت پنجاب، پاکستان کرکٹ بورڈ، سکیورٹی اداروں اور تمام متعلقہ اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے کامیاب انعقاد پر اظہار مسرت کرتا ہے۔ اس موقع پر قومی یکجہتی کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا اور پوری قوم نے جس طرح دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ اس اقدام سے دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت تاثر ابھارنے میں بہت مدد ملی ہے اور مستقبل میں انٹرنیشنل کرکٹ کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ فائنل کے انعقاد سے پاکستان کو تنہا قرار دیئے جانے کا تاثر غلط ثابت ہو گیا اور پاکستان کے مخالفوں کو واضح پیغام بھی مل گیا۔

یہ ایوان اس کامیابی پر حکومت پنجاب، پاکستان کرکٹ بورڈ، سکیورٹی اداروں اور تمام متعلقہ اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! I oppose it

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں بھی اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں بھی اسے oppose کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو" اور "مک گیا تیرا شو شہباز" جبکہ معزز ممبران حزب اقتدار
کی طرف سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ نے oppose کیا ہے اب لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔ نیشنل لیول کی بات ہے آپ کو ایسے نہیں کرنا چاہئے۔ پہلے لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں پھر آپ لوگوں کی بات سنیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ایک national event تھا اس event کی پوری دنیا میں تعریف کی گئی جب اس event کے انعقاد کا فیصلہ ہوا اور یہ فیصلہ پاکستان کرکٹ بورڈ نے کیا اُس فیصلے کو پوری دنیا میں، پورے ملک میں سراہا گیا اور اُس کے بعد جو واقعات ہوئے ان کے خلاف معزز ایوان نے ابھی ایک قرارداد اُن واقعات کی مذمت اور اپنے شہداء کے درجات کی بلندی کے

لئے پاس کی ہے۔ اُن واقعات کے بعد یہ PSL فائنل کا انعقاد ایک سوالیہ نشان اور ایک challenge کے طور پر اُبھرا۔ ایک طرف دہشت گردوں کا یہ ہدف تھا کہ اس کا انعقاد نہ ہونے دیا جائے یا اس کے انعقاد کو سبوتاژ کیا جائے تاکہ پاکستان کا ایک بہتر اور soft impression دنیا میں نہ جائے اور دوسری طرف پوری قوم یہ چاہتی تھی public at large level کے اوپر لوگوں کا مطالبہ تھا کہ اس PSL کا انعقاد کیا جائے تاکہ یہ تاثر گہرا نہ ہونے پائے کہ پاکستانی قوم دہشت گردوں کے خوف میں مبتلا ہے۔

جناب سپیکر! 5-مارچ کا دن آتے آتے یہ ایک ایسا event بن گیا تھا کہ ایک طرف دہشت گردی کا خوف تھا اور دوسری طرف دہشت گردی کے خلاف پاکستانی قوم کا عزم اور حوصلہ تھا۔ یہ ان دونوں چیزوں کے درمیان ایک مقابلے کی صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔ دونوں ٹیمیں جنہوں نے اس فائنل میں حصہ لیا اُن کی جیت ہار بے معانی ہو گئی تھی اور لوگوں کا focus اس طرف تھا کہ کیا یہ دہشت گردی کامیاب ہوتی ہے یا پاکستان کامیاب ہوتا ہے تو 5-مارچ کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے پاکستان کامیاب ہوا۔ پوری قوم نے اُس دن خوشی کا اظہار کیا، عزم کا اظہار کیا، حوصلے کا اظہار کیا تو وہ جذبہ دیدنی تھا۔

جناب سپیکر! میں نے یہ جو قرارداد پیش کی ہے اس میں قطعی طور پر کئی اور پہلوؤں کو اس قرارداد میں شامل کیا جا سکتا تھا۔ اب جب میں اس پر تقریر کرنے کے لئے اُٹھا ہوں تو بہت ساری باتوں کی نشاندہی یا بہت ساری باتوں کو ہدف تنقید بنایا جا سکتا ہے اور relevantly بنایا جا سکتا ہے لیکن میں کسی بات میں نہیں پڑنا چاہتا یہ صرف اور صرف پوری قوم کے اُس جذبے کو اس ایوان کی طرف سے خراج تحسین ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر ہمیں کسی قسم کی سیاست یا point scoring سے بالاتر ہو کر اس معزز ایوان کو نہ صرف پورے پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں جو جذبہ حب الوطنی، جو جذبہ قومی یکجہتی سامنے آیا ہے اُس جذبے کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے اور اسے اتفاق رائے سے منظور کرنا چاہئے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد کو اس لئے oppose کیا ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں اس میں یہ اضافہ کیا جائے کہ نیز ایوان یہ سفارش کرتا ہے جو تین چار روز سکیورٹی اور دوسرے Law Enforcing Agency کے اہلکاروں نے دن رات ڈیوٹی دے کر اس کو کامیاب بنایا اور

event ٹھیک طریقے سے مکمل ہو گیا تو پاکستان کرکٹ بورڈ کو جو کروڑوں روپے کی آمدنی ہوئی ہے اُس میں سے اُن سکیورٹی اہلکاروں کو special honorarium دیا جائے یہ اس میں شامل کیا جائے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کہہ رہے تھے کہ اس PSL کے بارے میں قرارداد کو ایوان میں متفقہ طور پر منظور کروایا جائے تو PSL کے بارے میں ایک چیز clear کر دوں ہم سب پاکستانی ہیں اور کھیل کے فروغ کے لئے جو پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان نیازی کی خدمات اس ملک کے لئے ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ یہ عمران خان ہی تھا جو 1992 کے اندر ورلڈ کپ پاکستان میں لے کر آیا یہاں پر خوشیاں دیں تو PSL کے حوالے سے اس کے اندر درستی کر لیں کہ P for Panama, S for Still, L for Liability ہے جو ابھی تک Panama Still Liability چل رہی ہے اور دوسری بات یہ پوری دنیا کے اندر ایک مؤقف دینا چاہتے ہیں تو نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ جو ٹکٹیں 500 روپے کی تھیں وہ ثابت کریں کہ کس بنک سے عام عوام کو ملیں۔ اپنے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو ٹکٹیں دی گئی کہ وہاں پر یہ لوگ کھلاڑی لے کر جائیں۔

جناب سپیکر! یہ سوشل میڈیا کے اوپر موجود ہے میں اس کا proof دے دوں گا۔ یہ سن لیں کہ کسی بھی بنک سے 4 ہزار اور 12 ہزار سے کم کی ٹکٹیں نہیں مل رہی تھیں وہاں پر یہ تھا کہ اپنے ہی لوگوں کو لے جا کر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے نعرے مارے جائیں گے۔ پوری دنیا نے دیکھا جو جمہوری ملک کہلاتا ہے وہاں پر "گو نواز گو" کے نعرے لگے جو پاکستان کی جگ ہنسائی پوری دنیا کے اندر اُس PSL کی موجودگی میں ہوئی ہے کہ ہماری عوام نے وہاں پر مسترد کیا ہے ان کے ایم این ایز اور ایم پی ایز وہاں پر موجود ہیں مگر اُس کے باوجود عوام نے فیصلہ دے دیا ہے جس کو یہ آج تک سننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اس ملک کی تاریخ کے اندر پہلی دفعہ چار دن پہلے سے تمام مساجد کو بند کیا گیا، نمازیوں کے لئے دروازے بند کئے گئے۔ ایسا تو کسی کفر کی حالت کے اندر بھی نہیں ہوتا اور سٹیڈیم کے آس پاس کی تمام آبادیوں کو اُس PSL کی آڑ کے اندر گیس کی فراہمی بند کی گئی، لوگوں کے گھروں کے چولہے بند کئے گئے اور کرفیو کی صورتحال تھی۔ سٹیڈیم کے اردگرد کی کوئی سڑک اس دن۔۔۔ (شور وغل)

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں بعض تعلیمی اداروں میں بچوں کے سالانہ امتحان ہو رہے ہیں اور میرے اپنے بچوں نے ٹیوشن پڑھنے کے لئے کینٹ، ماڈل ٹاؤن جانا تھا لیکن لاہور کی کوئی سڑک کھلی نہیں مل رہی تھی کہ وہ جا کر پیپر کی تیاری کر سکیں۔ آپ نے گیس تک بند کر دی اور لوگوں کے چولہے بند ہو گئے۔ جو لوگ players کی بات کر رہے ہیں، آپ کے انٹرنیشنل players نے ہمارے ملک میں آنے سے انکار کیا اور آپ نے الزام لگایا کہ عمران خان کی statement پر وہ players نہیں آئے۔ کل پیٹرسن نے یہ بیان دیا ہے کہ میں عمران خان کی statement کی وجہ سے نہیں بلکہ دہشت گردی کی وجہ سے نہیں آیا۔

جناب سپیکر! یہ آج فوج کے جھنڈے تلے میچ کروا کر سمجھتے ہیں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: صدیقی صاحب! Relevant ہو کر بات کریں یہ بات ٹھیک نہیں ہے، آپ تشریف رکھیں۔ Please have your seat

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے بھی oppose کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے relevant ہو کر بات کرنی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جو قرارداد اس معزز ایوان میں پیش کی گئی ہے ہم نے اس کو oppose کیا ہے کیونکہ اس کی ٹھوس وجوہات ہیں۔ ہمارے قائد جناب عمران خان جن کی وجہ سے دنیا بھر میں پاکستان کی پہچان ہوئی۔ دنیا عمران خان کے نام سے پاکستان کو پہچانتی ہے۔ دنیا میں عمران خان کی جو خدمات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ PSL پر آئیں، کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے oppose کیا ہے میں اُسی پر آ رہا ہوں لیکن آپ interrupt نہ کریں، مجھے سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ عمران خان کی شخصیت اور جو محبت ان کو کرکٹ سے ہے، جو خدمات عمران خان کی کرکٹ اور پاکستان کے لئے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ ہیں اور نہ آئندہ آنے والی کئی دہائیوں تک کوئی شخص وہ خدمات سرانجام دے سکتا ہے۔ اس سرزمین کے عظیم سپوت عمران خان نے کرکٹ اور اس قوم کے لئے بہت خدمات سرانجام دیں۔ عمران خان نے جن

خدشات کا اظہار کیا تھا وہ حرف بہ حرف درست ثابت ہوئے ہیں۔ یہ PSL لاہور کی عوام کے لئے عذاب بن گیا تھا۔ مسجدوں کو تالے لگے، خانہ کعبہ میں بھی نماز کے وقت طواف بند ہو جاتا ہے لیکن PSL کے ارد گرد مسجدوں کو تالے لگے ہوئے تھے، گھروں کی گیس بند تھی، بچے سکول کالج نہیں جا سکتے تھے اور مریض ہسپتال نہیں جا سکتے تھے۔ ان نااہل حکمرانوں نے، ان ڈاکوؤں اور چوروں نے عوام کے ٹیکسوں کا کروڑوں روپیہ اس نجم سیٹھی کے ذریعے ہوا میں اڑا دیا۔

جناب سپیکر! PSL اور کھیل کا مخالف کوئی نہیں ہے لیکن اس PSL کے پیچھے جو آپ کا مائنڈ تھا، جو ایجنڈا تھا ہم نے اس کی مخالفت کی ہے اور آپ نے دیکھ لیا کہ کس طرح عوام کو ٹکٹوں کے لئے ذلیل کیا گیا۔ بنکوں سے ٹکٹیں نہیں ملیں۔۔۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو ٹکٹ انہوں نے اپنے ایم پی ایز، ایم این ایز کو دیئے وہ ٹکٹ عوام نے پچیس سو، تین ہزار روپے میں خرید کر، جس نعرے سے بچنے کے لئے وہ ٹکٹ تقسیم کئے گئے تھے وہی نعرے پوری قوت سے سٹیڈیم میں گونجا۔ وہ عوام کے دل کی آواز تھی۔ کسی طرح بھی اس کا کریڈٹ اس نااہل پنجاب حکومت کو نہیں جا سکتا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پولیس راولپنڈی میں عوام کو گھروں سے نکال کر مار رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں! Please have your seat

اس قرارداد کی مخالفت کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے کامیاب انعقاد پر اظہار مسرت کرتا ہے۔ اس موقع پر قومی یکجہتی کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا اور پوری قوم نے جس طرح دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ اس اقدام سے دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت تاثر ابھارنے میں بہت مدد ملی ہے اور مستقبل میں انٹرنیشنل کرکٹ کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ فائنل کے انعقاد سے پاکستان کو تنہا قرار دیئے جانے کا تاثر غلط ثابت ہو گیا اور پاکستان کے مخالفوں کو واضح پیغام بھی مل گیا۔

یہ ایوان اس کامیابی پر حکومت پنجاب، پاکستان کرکٹ بورڈ، سکیورٹی اداروں اور تمام متعلقہ اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! میری ایک بات سنیں، جب سپیکر بول رہا ہو تو اس کے درمیان آپ interference نہیں کر سکتے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، اُس وقت کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا تھا۔ اب ہم غیر سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ غلط قرارداد پاس کروائی گئی ہے میں اس پر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد عارف عباسی واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ ابھی کچھ دن پہلے فیصل چوک پر بم بلاسٹ ہوا جس میں کیپٹن (ریٹائرڈ) مبین صاحب شہید بھی ہوئے۔ میرا اس کے اوپر سوال یہ تھا اور یہ بات سوچنے والی ہے کہ ہمارے ہوم منسٹر بھی شہید ہو چکے ہیں اور ان کے شہید ہونے کی وجہ inadequate security تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے جو SOPs ہیں اس کے مطابق آپ کا کوئی بھی صوبائی سیکرٹری CC 1700 ,CC 1600 سے بڑی گاڑی نہیں رکھ سکتا تو کون سے SOP کے ذریعے ہوم سیکرٹری نے بلٹ پروف Land Cruiser گاڑی رکھی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ دو دو

ڈالے بھی چلتے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ ہمارے یہاں پر لاء منسٹر، ہوم منسٹر بے چارے ان گاڑیوں میں پھرتے ہیں---

جناب سپیکر: ان کے پاس بھی ہیں، آپ کو کس نے کہا کہ ان کے پاس نہیں ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس پر میرا سوال یہ ہے کہ اُس ایک ہوم سیکرٹری کے لئے---

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، یہ بات relevant نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزراء بے چارے جو شہادتیں دیتے پھر رہے ہیں ان کا بھی تو کوئی پُرسان حال ہونا چاہئے---

جناب سپیکر: آپ بے چارے نہ کہیں وہ وزراء کرام ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ان کو بھی تو کوئی سکیورٹی دیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مسودہ قانون اور مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔

Mrs Gulnaz Shehzadi may move the Punjab Private Educational Institution Promotion and Regulation (Amendment) Bill 2017.

مسودہ قانون متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک

MRS GULNAZ SHEHZADI: Mr Speaker! I move:

> "That the leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions Promotion and Regulation (Amendment) Bill 2017."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions Promotion and Regulation (Amendment) Bill 2017“.

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! I oppose it

جناب سپیکر: جی، محترمہ! بات کریں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 8-مارچ 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔